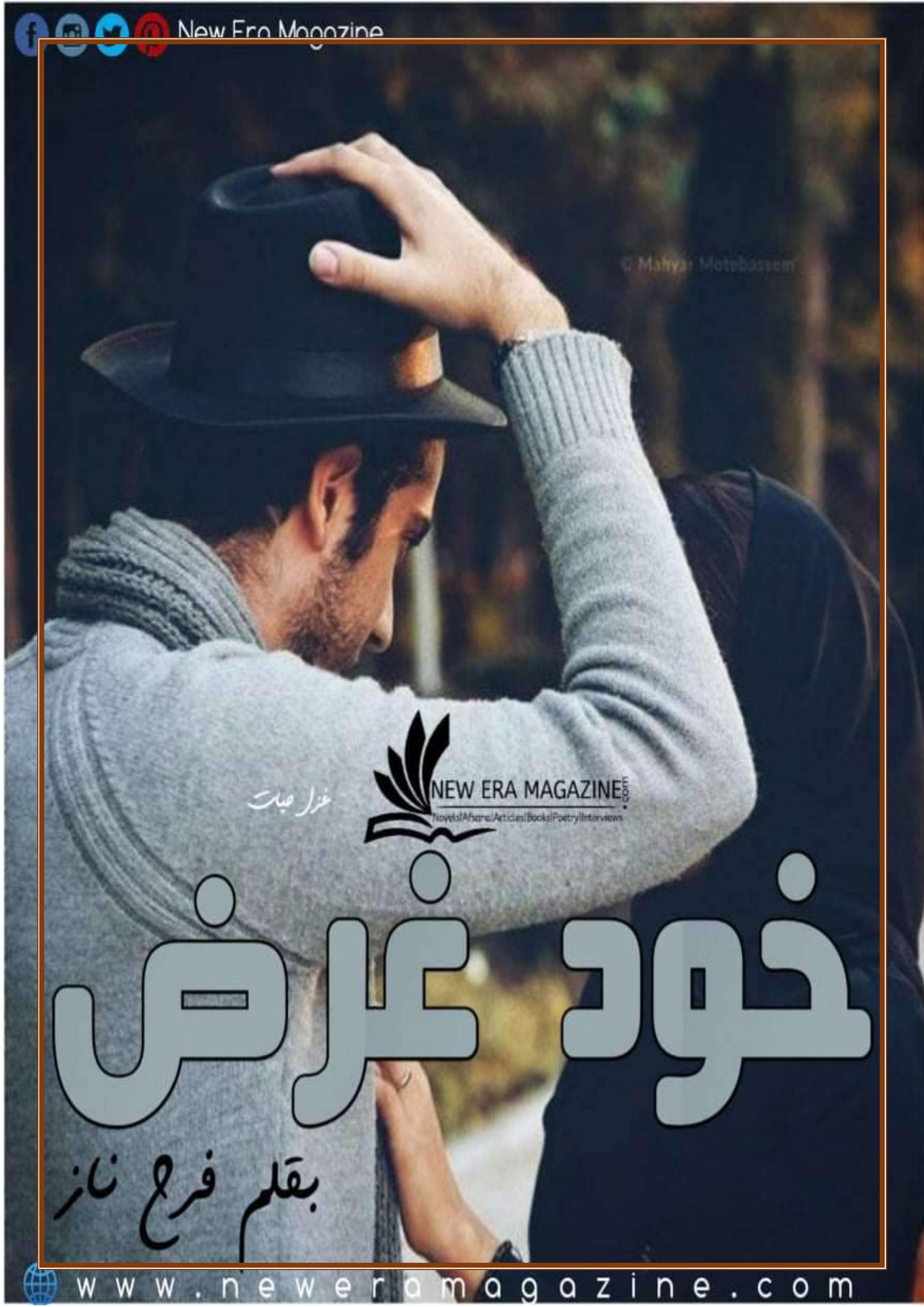
New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
خود غرض
بقلم فرح ناز
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

خود غرض

از فرح ناز

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

صبح سویرے گھر کے سب لوگ ڈیننینگ ٹیبل پر ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

لیکن احد اپنے کمرے میں سو رہا تھا اور ناشتے کے لیے نہیں گیا۔۔۔۔

جس پر مسٹر بلال نے اپنی وائف سے پوچھا۔

کیا وہ آج بھی یونیورسٹی نہیں جائی یگا؟

"جی وہ کل رات اپنے دوستوں کے ساتھ باہر تھا اس لئے گھر دیر سے آیا تو وہ آج بھی یونیورسٹی نہیں جائی یگا"

انہوں نے دبی ہوئی آواز میں کہا کیونکہ وہ اکثر اپنے بیٹے کی لاپرواہی اور غلطیوں پر پردہ ڈال دیتی تھیں۔۔

آپ نے اسے بلکل بگاڑ دیا ہے تھوڑی سختی کریں آپ اس پر۔۔

خیر میں اس بارے میں آکر بات کرونگا احد سے بھی اور آپ سے بھی چلتا ہوں میں۔۔اللہ حافظ۔۔

مسٹر بلال نے بات ختم کی اور آفس کی جانب چلے گئے۔۔

دوسری طرف باسط کو ہسپتال سے کال آتی ہے کہ ایک مریض کی حالت بہت خراب

ہے آپ جلدی آئی یں۔اور وہ جانے لگتا ہے۔۔

بیٹاناشتہ تو ٹھیک سے کر لو۔۔

"ماماآپ فکر نہیں کریں میں کر لو نگاناشتہ ٹھیک ہے اللہ حافظ۔

احد اٹھ جاؤ اور کتنا سو گے ؟

"ماماسونے دیں مجھے پلیز"

نہیں !اٹھ جاؤ اب ویسے بھی تمھارے باباکافی ناراض ہو کر گئے ہیں تم سے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|

لیکن کیوں ماما۔

"وہ آئی ینگے تو انہی سے پوچھ لینا لیکن ابھی تم میر اایک کام کردو"

کیاکام ؟

احد نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

"اپنے بھائی کے ہسپتال جاؤ اور اسے اپنے سامنے بیٹھا کر کھانا کھلانا کیونکہ وہ روز ٹھیک سے ناشتہ نہیں کرتا اگر اسی طرح وہ روز باہر کا کھائی یگا تو اسکی صحت خراب ہو جائی یگی

ماما! مجھے نہیں جانا ----

وہاں پر سارے لوگ پاگل ہیں اور مجھے بلکل بھی نہیں پسند وہ سب۔۔

"بیٹا اس طرح نہیں کہتے وہ سب بھی تو انسان ہیں اور جو لوگ دوسروں کی تکلیف کو سمجھتے ہیں انہیں اللہ بھی پسند کرتا ہے"

اچھا ماما ٹھیک ہے جا رہا ہوں میں۔۔

بس !

اب خوش ہو جائی یں آپ--------

احد ہسپتال پہنچتا ہے تو وہ اپنے بھائی کے کمرے کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے تو اچانک وہ کسی سے ٹکرا جاتا ہے جب اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ایک لڑکی تھی اور وہ سیدھا جا رہی تھی لیکن اسکا چہرہ نہیں دکھتا ہے--

سنو پاگل لڑکی دیکھ کر نہیں چل سکتی تم۔۔۔۔۔

لیکن اس لڑکی نے کوئی جواب نہیں دیا اور چلی جاتی ہے۔

"احد باسط کے پاس پہنچا ہے اور کہتا ہے۔۔

جلدی سے لنچ کرو مجھے گھر جانا ہے میں مزید یہاں نہیں رک سکتا میرا دماغ خراب ہوتا ہے یہاں آکر"۔

میرے بھائی مجھے معلوم ہے تمہیں یہاں آنا پسند نہیں تم بس ۱۵ منٹ انتظار کرو میں آتا ہوں کچھ مریضوں کو چیک کر کے۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

احد کافی بور ہو رہا ہوتا ہے تو وہ کمرے سے باہر آجاتا ہے تو دیکھتا ہے کہ ایک پاگل آدمی گیند سے کھیل رہا ہے اور وہ گیند کو تیزی سے پھینکتا ہے تو وہ گیند کہیں گم ہو جاتی ہے اور وہ رونے لگتا ہے۔

احد یہ سب دیکھ کر ہنسنے لگا اور پھر احد اسکی گیند کو تلاش کرنے کے لئے باہر آتا ہے تو دیکھتا ہے کہ گیند ایک لڑکی کے پاس گری ہوئی ہے۔۔۔۔۔

اور وہ لڑکی وہی ہوتی ہے جس سے احد ٹکرایا تھا۔۔۔۔

جب وہ گیند وہاں سے اٹھاتا ہے تو اسکی نظر اس لڑکی پر پڑتی ہے۔۔

وہ لڑکی بہت ہی خوبصورت ہوتی ہے لیکن اسکی نظریں جھکی ہوئی تھیں ہے اور وہ احد کو

نہیں دیکھتی لیکن احد کی نظر اس لڑکی پر ہی رہتی ہے۔

اور وہ سوچتا ہے کہ اس پاگل خانے میں بھی کوئی اتنا خوبصورت ہو سکتا؟

احد اسے مسلسل دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

سنو لڑکی کیا تم اس پاگل خانے میں رہتی ہو؟

لیکن اس لڑکی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

جس پر احد سوچتا ہے

کہ لگتا ہے لڑکی پاگل ہے اسل ئے میرے کسی سوال کا جواب نہیں دے رہی پھر وہاں

ایک نرس آتی ہے اور اس لڑکی کو لے کر جا رہی ہوتی ہے تو احد اس نرس سے

پوچھتا ہے کہ۔۔۔

کیا یہ لڑکی بھی پاگل ہے؟

نرس کہتی ہے۔۔

جی یہ بھی مریض ہے اور پھر اس لڑکی کو لے کر چلی جاتی ہے۔۔

اور احد بھی باسط کے پاس واپس آجاتا ہے اور دونوں ساتھ کھانا کھانے لگتے ہیں تو

کھانے کے دوران احد کہتا ہے۔۔۔۔

"بھائی مجھے یقین نہیں آرہا ہے کہ تمہارے اس پاگل خانے میں ایک خوبصورت لڑکی

بھی ہے اور وہ بھی پاگل"؟

باسط سمجھ جاتا ہے کہ احد کس کی بات کر رہا ہے۔۔

اور پھر باسط نے احد کو بتایا کہ۔۔

ہاں وہ پاگل ہے لیکن کبھی کچھ کہتی نہیں ہے اور دوسرے پاگلوں کی طرح تنگ بھی

نہیں کرتی لیکن ہاں۔۔۔

اسے کبھی کبھی دورے پڑتے ہیں۔۔

خیر تم اس لڑکی کے

بارے میں اتنا کیوں پوچھ رہے ہو؟

وہ بس ایسی بھائی میں نے سوچا کہ اس پاگل خانے میں کوئی لڑکی پاگل بھی ہوسکتی

ہے۔۔۔۔۔

احد نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

اچھا جی !اور کچھ پوچھنا ہے میرے بھائی کو کسی مریض کے بارے میں ؟۔۔۔

باسط کا انداز اسے تنگ کرنے جیسا تھا۔۔

نہیں بھائی کیا ہو گیا ہے۔مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے آپ کے مریضوں میں۔۔

اور پھر احد کو اسکے دوست یاسر کی کال آتی ہے کہ مجھے کچھ ضروری کام ہے جہاں بھی ہے جلدی آ۔۔

بھائی میں یاسر کے پاس جارہا ہوں کچھ ضروری کام ہے آپ ماما سے کہہ دینا میں گھر لیٹ آؤ نگا۔۔۔۔۔

اور باسط اس سے پہلے کچھ پوچھتا احد سے وہ جلدی میں وہاں سے نکل جاتا ہے۔

اور یہاں مسٹر بلال احد کے بارے میں پوچھنے کے لئے اپنے دوست ہاشم کو کال کرتے ہیں۔

سر ہاشم احد کے یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں اور وہ بتاتے ہیں کہ احد پچھلے دو ہفتے سے یونیورسٹی نہیں آیا اور کل اسکا پہلا پیپر ہے۔۔۔

یہ سب سن کر مسٹر بلال بہت غصے میں ہوتے ہیں اور احد کے گھر آنے کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔

احد یاسر کے پاس پہنچتا ہے اور کہتا ہے۔

"یاسر چل باہر پارٹی کرتے ہیں آج بہت موڈ ہو رہا ہے باہر پارٹی کرنے کا۔۔

یہ سن کر یاسر حیران ہو جاتا ہے۔

"تو پاگل ہے کیا تیرا دماغ خراب ہے کل پیپر ہے اور تجھے پارٹی کی پڑی ہے

کیا کل پیپر ہے اور تو نے مجھے بتایا بھی نہیں۔

میں نے یہی بتانے کے لئے تجھے یہاں بلایا ہے تجھے تو کوئی فکر ہے نہیں اور آج رات یہی رک جا دونوں ساتھ اسٹڈی کرینگے اپنے گھر پر بھی بتا دے۔

احد گھر پر بتانے کے لئے اپنے بابا کو کال کرتا ہے تو اس سے پہلے کے احد ان سے کچھ کہتا وہ کہتے ہیں کہ تم جہاں بھی ہو فوراً گھر آؤ اور کال کٹ کر دیتے ہیں۔

یاسر پوچھتا ہے کہ سب خیر تو ہے؟

کچھ معلوم نہیں بابا بہت غصے میں لگ رہے تھے میں جا رہا ہو کل ملتے ہیں۔

اور احد گھر پہنچ کر سب سے پہلے اپنے بابا کے کمرے میں جاتا ہے۔۔

بابا آپ نے مجھے بلایا کوئی کام تھا؟

" مجھے تم سے کیا کام ہو سکتا ہے میں نے تو تمہیں یہاں اس ل ئے بلایا ہے کہ کافی دنوں سے تمہاری پڑھائی کیسی چل رہی ہے اس بارے میں بات نہیں ہوئی۔

تو بتاؤ پھر؟

" بابا پڑھائی کے بارے میں تو آپ مت پوچھیں اس بار تو میں پوری کلاس میں فرسٹ آؤ نگاان شاءاللہ "۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا واقعی؟

جی بابا بلکل۔۔۔۔۔

اب مسٹر بلال بلکل غصے میں احد کی طرف دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔۔

بس بہت ہو گیا تمہارا یہ ڈرامہ اب سیریس ہو جاؤ اپنی لائف میں۔

تمہارے ٹیچر سے ابھی کچھ دیر پہلے ہی میری بات ہوئی ہے اور انہوں نے سب بتایا مجھے کہ تم کافی دنوں سے یونیورسٹی نہیں جا رہے اور کل تمھارا پہلا پیپر ہے لیکن تمہیں

توکسی بات کی فکر ہی نہیں ہے۔اسکول لائی ف سے تم ہر کلاس میں فیل ہوتے رہے ہو اتنی مشکل سے تمہارا یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروایا لیکن تم پر توکسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا آخر کب تم اپنی لائی ف میں سریس ہو گے ؟

احد سر جھکا کر ساری باتیں سن رہا ہوتا ہے اور پھر مزاحیہ انداز میں کہتا ہے۔۔

"میرے پیارے بابا آپ ٹینشن کیوں لیتے ہیں اور ویسے بھی آپ اور بھائی ہیں مجھے سنبھالنے کے ل ئے تو پھر میں اتنا پڑھکر کیا کرونگا؟

اچھا تو تم نے پہلے سے اپنا مائی نڈ بنا لیا ہے آگے نہیں پڑھنے کا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو پھر میری بات بھی تم اچھے سے سمجھ لو اگر اس بار بھی تم فیل ہوئے تو میں تم سے وہ ساری سہولتیں واپس لے لونگا جس پر تم عیش و آرام سے زندگی گزار رہے ہو۔۔

بابا آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

میں ایسا ہی کرونگا اس ل ئے اب جاؤ اپنے کمرے میں اور پڑھائی کرو اور اگر اس بار بھی فیل ہوئے تو انجام اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔

احد اپنے کمرے میں پیپر کی تیاری کر رہا ہوتا ہے لیکن بار بار اس لڑکی کا چہرہ اس کے

ذہن میں آتا ہے اور وہ حیران ہو جاتا ہے کہ

اسے کیا ہو رہا ہے؟

اور اسطرح پڑھائی کرتے کرتے اسکی آنکھ لگ جاتی ہے اور وہ سو جاتا ہے۔۔۔

صبح گھڑی کی تیز الارم کی وجہ سے اسکی آنکھ کھل جاتی ہے اور وہ جلدی جلدی تیار ہو کر

یونیورسٹی کے لیے نکل جاتا ہے۔۔

احد اور اسکے سارے دوست پیپر کے بعد آؤٹنگ پر جاتے ہیں اور گھر لیٹ پہنچتے ہیں۔

مسٹر بلال احد سے گھر لیٹ آنے کی وجہ پوچھتے ہیں۔

بابا وہ دوسرے پیپر کی تیاری کر رہے تھے سب دوست مل کر اس لیے آنے میں

لیٹ ہو گیا سوری۔۔۔۔

احد نے ایک بار پھر اپنے بابا سے جھوٹ کہا۔

لیکن وہ احد کو اچھے سے جانتے تھے کہ وہ اپنی غلطی کو چھپانے کے لئے کس قدر جھوٹ

کا سہارا لیتا ہے۔۔۔

امید کرتا ہوں تم جھوٹ نہیں بول رہے۔۔

خیر جاکر فریش ہو جاؤ اور اس کے بعد باسط کی ایک امپورٹنٹ فائی ل گھر پر رہ گ ئی ہے وہ اسے جاکر دے دو۔

یاد سے فائل دے دینا اسے بھولنا نہیں۔۔۔۔۔

"جی بابا میں دے دونگا فائل آپ فکر نہ کریں"۔۔

باسط کے پاس ایک لڑکا اپنے دادا جان سے ملنے آتا ہے۔۔

اسکے دادا باسط کے مریض ہیں اور وہ ان سے ملاقات کے ل ئے آتا ہے اور انکی طبیعت کے بارے میں احد سے پوچھ رہا ہوتا ہے کہ تب ہی احد بھی وہاں پہنچ جاتا ہے۔

باسط بتاتا ہے کہ آپ کے دادا کسی سے ملنا پسند نہیں کرتے اس ل ئے آپ خود جاکر ان سے مل لیں اور کوشش کرئ یے گا کہ کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے انہیں تکلیف ہو اور انہیں سنبھالنا ہمارے ل ئے مشکل ہو جائے۔۔۔

ڈاکٹر آپ فکر نہ کریں میں اس بات کا پورا خیال رکھونگا۔۔

میرے دادا کونسے وارڈ میں ہیں؟

وارڈ نمبر ۸ میں۔ "احد تم انہیں لے جاؤ گے روم میں"؟

کیونکہ مجھے کچھ ضروری کام ہے اس لیے۔۔۔

جی بھائی بلکل لے جاؤ نگا۔۔احد نے شرارتی انداز میں کہااور اسے اس لڑکی سے ملنا بھی تھا۔۔۔۔۔

''آئیں آپ میرے ساتھ''

احد نے اس شخص کو اس کے دادا سے ملوایا۔

اور اسی وارڈ کے باہر چیئر میں وہ لڑکی اداس بیٹھی ہوتی ہے۔احد اس کے پاس جاتا ہے اور اسکے پڑوس والی کرسی میں بیٹھ جاتا ہے اور اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کچھ نہ کہتی ہے اور نہ اسکی طرف دیکھتی ہے پھر وہ بات کرتے کرتے اس کے سر پر ہلکی سی تھپکی دیتا ہے اور وہ لڑکی اچانک چونک سی جاتی ہے اور اسکی طرف دیکھتی ہے تو احد ہنستے ہوئے کہتا ہے کہ

''ارے پاگل لڑکی تم تو ہوش میں آگ ئی ہاہاہاہا''

احد کی ہنسی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی لیکن جب اس نے اس لڑکی کو غور سے دیکھا تو وہ اسے غصے میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

"یار تم مجھے ایسے گھورنا بند کرو مجھے ڈر لگ رہا ہے"

پھر وہ نظر نیچے کر لیتی ہے۔

اور وہ شخص جسے احد لے کر آیا تھا اس نے احد کو آواز دی چلنے کے ل ئے تو احد جاتے ہوئے اس لڑکی سے کہتا ہے کہ میں پھر واپس آؤ نگا تمہیں تنگ کرنے کے ل ئے اور وہ جیسے ہی ایک قدم بڑھاتا ہے چلنے کے ل ئے اس کا پاؤ ں کسی چیز سے ٹکرا جاتا ہے اور وہ اس لڑکی کے سامنے گر جاتا ہے اور گرنے کے بعد جب وہ اس لڑکی کو دیکھتا ہے تو اس لڑکی کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ ہوتی ہے یہ دیکھ کر اسے بہت خوشی ہوتی ہے۔

ارے واہ میرے گرنے سے میڈم کو ہنسی آرہی ہے۔۔

اور وہ لڑکی گھبرا کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ یہ لڑکی پاگل نہیں ہے"؟ احد کو اس پر شک ہوتا ہے۔

میں دادا سے اتنے دن بعد ملا لیکن آج وہ پہلے سے بہتر لگے۔

ہاں کیونکہ ڈاکٹر میرا بھائی ہے تو ظاہر ہے۔

اچھا جی، ویسے وہ لڑکی بھی کسی سے ملنے آئی تھی؟

کون لڑکی؟

وہی جس سے تم بات کر رہے تھے۔۔۔

نہیں وہ لڑکی تو پاگل ہے میرا مطلب ہے کہ مریض ہے۔۔۔

یہ کیسے ممکن ہے وہ لڑکی پاگل کیسے ہو سکتی ہے؟

تم جانتے ہو اسے کیا؟

احد اس کے سوال پر حیران ہوا۔

"میری بات تو نہیں ہوئی اس سے کبھی لیکن میں جس یونیورسٹی میں پڑھتا تھا۔ وہاں وہ لڑکی بھی تھی اور وہ ہر کاپٹیشن میں حصہ لیتی تھی تو اسے پرفارم کرتے ہوئے دیکھا تھا لیکن اسے یہاں اس حال میں دیکھ کر میں حیران ہوں۔۔

احد یہ سب سن کر اس لڑکی سے ایک بار بات کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ گھر نہیں جاتا اور اس لڑکی کو ڈھونڈ رہا ہوتا ہے

کافی ڈھونڈنے کے بعد وہ لڑکی اسے مل جاتی ہے وہ اس کے پاس جاتا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

"سنو لڑکی مجھے تم سے بات کرنی ہے مجھے ایسا لگتا ہے کہ تم پاگل نہیں ہو۔۔۔۔۔

وہ لڑکی کوئی جواب نہیں دیتی اور بہت گھبرا جاتی ہے۔۔۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں تم میری بات سن رہی ہو؟

وہ لڑکی اسے دھکّا دے کر وہاں سے بھاگنے لگتی ہے اور احد بھی اس کے پیچھے بھاگ رہا ہوتا ہے اور دونوں بھاگتے ہوئے ہوسپٹل کے باہر گارڈن میں آجاتے ہیں اور احد اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور دونوں رک جاتے ہیں۔۔۔

وہ لڑکی جب دیکھتی کہ اسنے اسکا ہاتھ پکڑا ہے تو وہ اسے غصے سے دیکھتی ہے اسکی آنکھیں بڑی ہو جاتی ہے۔۔۔

"تمہاری ہمّت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی اور تم کیوں میرے پیچھے پڑے ہو تمہاری پروبلم کیا ہے۔۔"

اف کتنا بولتی ہو تم۔۔ وہ اسکی بات سن کر بلکل حیران ہو رہا تھا کیوں کہ اس طرح تو ایک نارمل لڑکی ہی بول سکتی ہے"۔۔

"تم پاگل نہیں ہو اور مجھے پہلے دن سے ہی تم پر شک تھا تو تم یہاں پاگل بن کر کیوں رہ

رہی ہو کیا وجہ ہے"؟

میں تمہیں کچھ بھی بتانا ضروری نہیں سمجھتی اس لئے مجھے میرے حال پے چھوڑ دو

یار کیسی پاگل لڑکی ہو تم اس پاگل خانے میں کوئی بھی رہنا نہیں چاہتا ہے لیکن تم نے تو اسے اپنا گھر سمجھ لیا ہے جانے کا نام ہی نہیں لے رہی ہو۔۔۔

میری بات سنو تم ایک نارمل انسان ہو یہ جگہ تمھارے لیے نہیں ہے اگر کوئی پروبلم ہے تو تم مجھے بتاؤ میں تمہاری ہیلپ کر سکتا ہوں۔۔۔۔

تمہیں میری بات سمجھ نہیں آ رہی ہے میں نے کہا جاؤ یہاں سے۔۔۔

اس لڑکی کو شدید غصہ آ رہا تھا اسکی حرکت پر وہ بس جیسے بھی اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی تھی۔۔

تم میری بات نہیں مانو گی

تو پھر ٹھیک ہے میں تمہارا میڈیکل چیک اپ کرواؤنگا جس سے یہ پروف ہو جائے گا کہ تم پاگل نہیں ہو پھر دیکھتا ہوں تم یہاں کیسے رہتی ہو"۔۔

اسکی بات پر وہ حیران ہو کر اسے دیکھتی ہے۔۔

"کیا ہوا ڈر گئی تم"؟

بلکل بھی نہیں۔۔

میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ علاج کی ضرورت مجھے نہیں تمھیں ہے۔۔۔اسنے اسے طنز کرتے ہوئے کہا

کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔۔اسنے حیرانگی سے پوچھا

"یہی کہ شاید تمہیں پتا نہیں کہ کسی بھی رپورٹ سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ میں پاگل نہیں ہوں۔۔

لیکن مجھے یہ ثابت کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگے گا کہ میں پاگل ہوں"۔۔۔

تم تو واقعی بہت سمارٹ ہو یار۔وہ اسکی زہانت سے متاثر ہوا۔۔لیکن میں آپکو بتادوں کہ یہ میرے بھائی کا ہوسپٹل ہے اور وہ میری بات کا ضرور یقین کرینگے کہ تم پاگل نہیں ہو۔۔۔

خیر تمہیں جو کرنا ہے کرو مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔

احد کو اسکا ہوسپٹل میں رہنا بے چین کر رہا ہوتا ہے کیونکہ وہ اسکی حقیقت سے واقف تھا لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی ایک عجیب سی کشش اسے اس لڑکی کی طرف کھینچ رہی تھی وہ اسکی مدد کرنا چاہتا تھا اسے اس کے ہی قید سے آزاد کرانا چاہتا تھا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ اسکے کسی سوالوں کا جواب نہیں دیگی اور وہ ناامید ہو کر گھر واپس آجاتا ہے۔۔

میں کیوں اس کے بارے میں اتنا سوچ رہا ہوں اسکی لائف ہے وہ جیسے بھی رہے مجھے کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنے آپکو ہی سمجھا رہا تھا اور اپنے کمرے کی چیزیں ادھر سے ادھر کر رہا ہوتا ہے تو اسکی نظر ایک بک پر پڑتی ہے تو اسے یاد آتا ہے کہ کل تو اسکا پیپر ہے اور اسنے اب تک کوئی تیاری نہیں کی اب اسے اپنے پیپر کی ٹینشن ہونے لگتی ہے اور وہ اسٹڈی میں مصروف ہو جاتا ہے۔۔۔

اس لڑکی کو یہی بات پریشان کر رہی ہوتی ہے کہ اگر اس لڑکے نے سب کو بتادیا کہ وہ پاگل نہیں ہے تو وہاں کہاں جائے گی؟ اس کا کیا ہوگا اور پھر اسے اپنے ماضی کی ساری باتیں یاد آنے لگتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے جاتے ہیں اور وہ جب آنکھیں بند کرتی

ہے تو اسے صرف ایک گھر سے جنازہ نکلتے ہوئے دکھائی دیتا ہے جس کے بارے میں سوچ سوچ کر اسے پھر سے دورے پڑتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو مارنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

وہاں پر موجود سارے پاگل اسے دیکھ کر شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔۔۔

شور کی آواز سے پورا اسٹاف اس وارڈ میں داخل ہوتا ہے اور سارے ڈاکٹر اور نرس مل کر اس لڑکی کو قابو کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اسے سنبھالنا ہر ایک کے لئے ناممکن تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باسط کے پاس ہوسپٹل سے کال آتی ہے کہ ایمرجنسی ہے آپ جلدی آئیں۔۔۔اور وہ ہوسپٹل کی طرف جانے کے لئے گاڑی نکالتا ہے۔۔

احد کو گاڑی سٹارٹ کرنے کی آواز آتی ہے اور وہ کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھتا ہے تو باسط اپنی گاڑی میں جارہا ہوتا ہے وہ یہ دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔۔

آدھی رات کو یہ بھائی کہاں جارہے ہیں؟

شاید ہوسپٹل ہی جارہے ہونگے۔۔ویسے بھی یہ پاگل لوگ خود تو سکون سے رہتے

نہیں ہے اور دوسروں کو بھی سکون لینے نہیں دیتے۔۔۔احد کا اشارہ اس لڑکی کی طرف تھا جس نے اسکی سوچ اپنی طرف کر رکھی تھی۔۔۔

ہوسپٹل میں اس لڑکی کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے وہ سب کو دھکا دے کر بھاگتی ہے اور اپنا سر سامنے دیوار پر مار ہی رہی ہوتی ہے کہ اچانک باسط وہاں آ کر اسے بچالیتا ہے اور اسے بے ہوشی کا انجکشن لگاتا ہے جس سے وہ بے ہوش ہو جاتی ہے اور اسے الگ روم میں شفٹ کر دیا جاتا ہے۔۔۔

شام میں گھر کے سب لوگ باہر گارڈن میں چائے پی رہے ہوتے ہیں اور احد بھی وہاں آجاتا ہے۔۔۔

ارے واہ آپ سب ایک ساتھ۔ کہیں بھائی کی شادی کی پلاننگ تو نہیں کر رہے ؟

احد نے باسط کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم سب تو ساتھ ہی نظر آتے ہیں لیکن جناب آپ ہی ہمیں وقت نہیں دیتے۔۔ باسط کا انداز احد کی طرف طنزیہ تھا۔۔۔

کیا کروں بھائی آج کل پڑھائی میں مصروف ہوں۔۔ بابا نے شرط ہی ایسی رکھی ہے اس لئے دن رات محنت کر رہا ہوں۔۔

اسکی بات سن کر سب کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھر گئی کیونکہ اسنے کبھی پڑھائی کو سیریس نہیں لیا تھا۔۔۔

ویسے بھائی کل آدھی رات کو آپ کہاں جا رہے تھے؟

ہوسپٹل میں ایک مریض کی طبیعت خراب ہو گئی تھی اسلیے مجھے جانا پڑا۔۔۔

آخر کون تھا وہ پاگل جس نے میرے بھائی کی نیند خراب کی؟؟ اسنے شرارت بھرے لہجے میں کہا

تھا نہیں۔۔ تھی۔

وہی لڑکی جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے۔۔۔

کل رات تو اسنے پورا ہوسپٹل سر پے اٹھا لیا تھا۔ بہت مشکل تھا اسے سنبھالنا۔۔ باسط نے اپنی بات پوری کرتے ہوئے چائے کی ایک سیپ لی۔۔

تم دونوں کس کی بات کر رہے ہو؟ مسٹر بلال دونوں کی گفتگو سے کچھ پریشان

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوئے۔۔

بابا ہے ایک لڑکی اسے ہی کبھی کبھی دوڑے پڑتے ہیں۔۔ باسط نے پوری بات تفضیل سے بتائی۔

احد کو جب پتا چلتا ہے کہ وہ وہی لڑکی ہے تو اس سے رہا نہیں جاتا اور وہ اس کے پاس جانے کے لیے اپنی کرسی سے اٹھتا ہے۔۔

تم کہاں چلے اتنی جلدی میں ؟؟؟؟

بابا مجھے کچھ ضروری کام یاد آگیا میں بس تھوڑی دیر میں آیا۔۔

احد کو اس کے پاس جانے کی اتنی جلدی تھی کہ اسنے کسی کے سوالوں کا ٹھیک سے جواب نہیں دیا اور ہوسپٹل کی جانب روانہ ہوا۔۔

وہ ہوسپٹل پہنچ کر سب سے پہلے اس لڑکی کے روم میں جاتا ہے وہ سو رہی ہوتی ہے۔۔

پھر وہ اس کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے ریسیپشن پر آتا ہے۔۔

اسکی سانسیں پھول رہی تھی کیونکہ وہ بھاگتے ہوئے ہوسپٹل کے اندر آیا تھا۔۔اسنے ریسپشن پر موجود لیڈی سے اس لڑکی کے متعلق سوال کیا۔۔

آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ وہ لڑکی جو اس روم میں ہے اس کا نام کیا ہے اور اس کی فیملی کہاں رہتی ہے؟؟

سر وہ لڑکی پچھلے تین سال سے یہاں پر ہے اور اس کے بارے میں ہمارے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہے کیونکہ اس ہوسپٹل میں ان پاگلوں کا علاج بھی ہوتا ہے جن کی کوئی فیملی نہیں ہے اور یہ لڑکی بھی ہمیں 'پبلک پلیس' سے ملی تھی اور اتنے سالوں میں اس کے بارے میں ہمیں کچھ پتا نہیں چلا۔۔۔

وہ ایک بار پھر مایوس ہو جاتا ہے۔۔اب کیسے معلوم ہوگا اس لڑکی کے بارے میں اور وہ تو مجھے کچھ نہیں بتانے والی۔

احد یہ سب سوچ ہی رہا ہوتا ہے کہ باسط وہاں آ جاتا ہے۔۔

احد تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

بھائی مجھے کچھ بتانا ہے آپکو اس لڑکی کے بارے میں۔۔

کیا بتاؤ گے تم؟

بھائی وہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پاگل نہیں ہے۔میں نے خود اس سے بات کی ہے۔۔

تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

اسنے سخت لہجے میں اسے کہا۔۔میں پچھلے تین سال سے اس لڑکی کا علاج کر رہا ہوں لیکن اس کی طبیت میں اب تک کوئی تبدیلی نہیں آئی اور میں تمہیں کافی دنوں سے نوٹس کر رہا ہوں کہ آج کل کچھ زیادہ ہی تم ہو سپٹل کے چکر لگا رہے ہو پہلے تو ہو سپٹل کے نام سے بھاگتے تھے اور اب بار بار یہاں آنے کے موقعے ڈھونڈتے رہتے ہو۔۔۔

بھائی میں سچ کہہ رہا ہوں آپ یقین کیوں نہیں کر رہے۔

اسنے بہت کوشش کی اپنی بات پر یقین دلانے کی لیکن باسط اسکی بات سننے کے لیے راضی نہ ہوا اور اسے فورن گھر جانے کا کہا۔۔

میں ڈاکٹر ہوں اور مجھے پتا ہے اپنے مریضوں کے بارے میں۔۔

اس لیے اب تم گھر جاؤ۔۔

باسط یہ سوچ کر حیران ہو

رہا ہوتا ہے کہ احد اس لڑکی کے بارے میں ایسا کیوں کہہ رہا تھا۔

وہ اس لڑکی کو چیک کرنے روم میں جاتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ لڑکی چھپ کر نماز پڑھ رہی ہوتی ہے اور بہت رو رو کر دعائیں مانگتی ہے یہ دیکھ کر اسے احد کی بات پر یقین ہونے لگتا ہے۔۔

لیکن صرف یہ کافی نہیں تھا اسے نارمل ثابت کرنے کے لئے۔۔

اس لئے وہ پلان کرتا ہے کہ

کچھ ایسا کرے جس سے وہ لڑکی خود اس بات کا اقرار کرے کہ وہ پاگل نہیں ہے۔۔۔

دوسرے دن وارڈ میں سارے پاگل اپنے آپ میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں اور باسط اس لڑکی پر کیمرے کے ذریعے نظر رکھتا ہے۔

پھر اچانک اس وارڈ میں دو پاگل عورتوں میں لڑائی شروع ہوتی ہے وہ لڑکی وہیں بیٹھی سب کچھ دیکھ رہی ہوتی ہے اور جیسے ہی ان میں سے ایک عورت دوسری عورت کو راڈ سے مارنے کی کوشش کرتی ہے تو اس لڑکی سے رہا نہیں جاتا اور وہ ان دونوں کے بیچ آکر لڑائی روکنے کی کوشش کرتی ہے کہ اچانک وہ دونوں عورتیں اپنی جگہ پر خاموش ہاتھ باندھے کھڑی ہو جاتی ہیں وہ لڑکی یہ دیکھ کر حیران ہوتی ہے کہ ابھی تو یہ لوگ آپس

میں لڑ رہی تھی پھر اچانک ان لوگوں کو کیا ہوا وہ ان دونوں کو حیرانیت سے دیکھ رہی ہوتی ہے کہ تب ہی

باسط وہاں آکر اس لڑکی کو بازو سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے جاتا ہے کیوں کہ یہ سب کچھ باسط نے کروایا تھا تا کہ اس لڑکی کی اصلیت سامنے آئے۔

کون ہو تم اور میرے ہوسپٹل میں پاگل بن کر کیوں رہ رہی ہو؟۔اسنے شدید غصے میں سوال کیا

کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے جواب دو میری بات کا۔۔

وہ ڈر سے کانپ رہی تھی اور اسکی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ رہا تھا۔

"مجھے یہاں رہنے دیں میرے پاس کوئی گھر نہیں۔میں کہاں جاؤنگی میں بہت اکیلی ہوں مجھ جیسی گنہگار لڑکی کا اس دنیا میں اب کوئی نہیں مجھے یہاں سے مت نکالیں میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔

یہ سب سن کر باسط کا دل اسکی طرف نرم ہوا اور اسنے اسے اس بات کی تسلی دی کہ تم یہاں محفوظ ہو اور کوئی تمہیں یہاں سے نہیں نکالے گا لیکن یہ جگہ پاگلوں کے لئے ہے

تمھارے لئے نہیں میں تمہاری ہیلپ کرؤ نگا تم اپنے بارے میں بتاؤ کہاں سے آئی ہو، تمہاری فیملی میں کون کون ہے؟؟؟ بولو

جب باسط نے اس کے بارے میں اس سے سوال کیا تو اس کا چہرہ زرد پڑ گیا جیسے کسی نے اس کے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا ہو لیکن اب اس کے پاس سچائی بتانے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا کیوں کہ اب اس کے جھوٹ سے پردہ اٹھ چکا تھا کہ وہ پاگل نہیں ہے۔

باسط نے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھا کر رمال دیا اسکی آنکھیں رو رو کر سوجھ گئی تھی اسنے اپنے آنسو صاف کیے اور ایک گہری سانس لی پھر اسنے اپنے بارے میں بتانا شروع کیا۔۔

میں ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی ہوں میرے گھر میں میرے بابا اور میری سوتیلی امی کی دو بیٹیاں تھیں امی بچپن سے ہی مجھ سے نفرت کرتی رہی لیکن بابا نے ایک ماں کی طرح ہمیشہ میرا خیال رکھا ایک طرف امی مجھ سے گھر کا سارا کام کرواتی تھی لیکن پھر بھی کسی نہ کسی بات پر ہمیشہ مجھ سے چڑی رہتی تھی۔ مجھے پڑھنے کا بہت شوق تھا اور بابا اس بات سے بخوبی واقف تھے اس لئے انہوں نے میری تعلیم جاری رکھی اور میرا ایڈمشن یونیورسٹی میں کروادیا۔۔ گھر میں مسلسل فاقے تھے اس لئے میں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے خوب دل لگا کر پڑھائی کی جس کے نتیجے میں مجھے سکالر شیپ ملی اور اس طرح میں نے اپنی تعلیم جاری رکھی پھر میری زندگی میں ایک وقت ایسا آیا جس نے سب کچھ الٹ پلٹ کر رکھ دیا۔۔

یونیورسٹی میں میری ملاقات عامر سے ہوئی وہ میری کلاس میں تھا۔وہ کسی نہ کسی بہانے سے مجھ سے بات کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن میں اسے اگنور کرتی تھی کیوں کہ میرا تعلق ایسے گھرانے سے تھا جہاں کسی بھی غیر لڑکے سے بات کرنے کی اجازت نہیں تھی اور ایک دن وہ ہوا جس کے بارے میں میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ کوئی مجھے بھی اتنا پیار کر سکتا ہے کہ میرے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار ہے۔۔اس نے مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کیا اور ساتھ ہی اس بات کا یقین دلایا کہ وہ ہر حال میں مجھ سے شادی کرے گا اور ایک دن وہ اپنے والدین کے ساتھ میرے گھر رشتہ لے کر آیا لیکن امی اس رشتے کے خلاف تھی اور انہوں نے بابا کو بھی اس رشتے کے خلاف کر دیا اور مجھ پر بھی طرح طرح کے الزام لگائے۔۔

میں نے بابا کو اس بات کا یقین دلایا کہ میں ایسا کوئی کام نہیں کرونگی جس سے آپ کو شرمندگی ہو اور دوسری طرف عامر مجھے بار بار اپنی محبت کا واسطہ دے رہا تھا اس نے

کہا کہ اگر ایک بار شادی ہو گئی تو گھر کے سب لوگ مان جائینگے اور ویسے بھی ہم کوئی گناہ نہیں کر رہے بس اپنے رشتے کو ایک نام دے رہے ہیں تم بس ایک بار ہاں کہہ دو پھر ہم کورٹ میرج کر لینگے۔۔اور میں نے اس کی بات پر ہاں کہہ دیا اور گھر پے کسی کو کچھ بتائے بغیر میں گھر سے نکلی اور ایک لیٹر گھر پر چھوڑ گئی جس میں لکھا تھا کہ "بابا مجھے معاف کر دینا میں آپ کے فیصلے کے خلاف جا رہی ہوں۔ میں بہت شرمندہ ہوں لیکن میں عامر کو نہیں بھول سکتی اس لیے ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا"۔۔

میں کورٹ پہنچی تو عامر وہاں نہیں تھا میں نے اسے کال کیا لیکن اسکا فون بند آ رہا تھا مجھے لگا کے شاید وہ ٹرافک میں پھنس گیا ہو گا اسلیے میں اسکا ویٹ کرتی رہی کافی وقت گزر گیا لیکن وہ نہیں آیا۔۔۔

مجھے اس وقت خود پر شدید غصہ آیا کہ میں نے اتنی بڑی غلطی کر کیسے دی کافی وقت گزر گیا لیکن وہ نہیں آیا۔۔مجھے اپنی کی ہوئی غلطی پر بے حد افسوس ہوا میں نے ایک شخص کے لئے اپنا سب کچھ چھوڑ دیا یہاں تک کے اپنے بابا کی محبت، انکی عزت سب کچھ بھولا کر میں اس کے لئے یہاں تک آئی اور اسنے مجھے بیچ راہ میں اکیلا اور تنہا چھوڑ دیا.

یہ ساری باتیں سوچ سوچ کر میرا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا میری ہمت جواب دے رہی

NEW ERA MAGAZINE

تھی پھر کچھ دیر بعد میں نے خود کو سنبھالا اور یہ سوچ کر اٹھی کہ شاید وہ لیٹر جو میں گھر پر رکھ کر آئی تھی وہ کسی نے نہ پڑھا ہو تو میں بچ جاؤ نگی اور اگر کسی نے پڑھ بھی لیا تو میں بابا کے پاؤں میں گر جاؤ نگی اور اپنی غلطی کی معافی مانگ لو نگی اور میرے بابا مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ مجھے ضرور معاف کرینگے۔۔۔

میں نے اپنے قدم گھر کے جانب بڑھائے اور جب میں وہاں پہنچی تو ایک الگ ہی منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا میں پہلے تو حیران ہوئی کہ اتنے لوگوں کا ہجوم میرے گھر کے باہر کیوں ہے جب میں نے مزید اپنے قدم اگے بڑھائے تو میں نے دیکھا کہ میرے گھر سے جنازہ نکل رہا ہے اور میری بہنیں، امی چیخ چیخ کر رو رہی ہیں ہر طرف صرف رونے کی آوازیں مجھے اس وقت بہت ڈر لگ رہا تھا اور میرے قدم وہیں جم گئے میری ہمت نہیں ہوئی آگے بڑھنے کی میں وہیں پر کھڑی سب کچھ دیکھ رہی تھی پھر اچانک ایک طرف سے آواز آئی کہ۔"اللّٰہ شاکر بھائی کو جنّت نصیب کریں"

یہ جملہ میں نے جب سنا تو میرے پاؤں سے زمین ہی نکل گئی تھی کیوں کہ وہ جنازہ کسی اور کا نہیں بلکہ میرے بابا کا تھا۔۔۔

اس وقت مجھے خود سے اتنی نفرت ہوئی کہ میں بیان نہیں کر سکتی میری وجہ سے

میرے بابا اس دنیا سے چلے گئے صرف میری وجہ سے۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی باسط نے اسے سنبھالتے ہوئے کہا کہ اب تم کچھ نہیں کہو تمہیں آرام کی ضرورت ہے اٹھو تم۔۔

نہیں۔۔مجھے بولنے دیں اتنے سالوں بعد میں نے اپنے دل کا حال کسی کو بتایا ہے آج مجھے نہیں روکیں۔۔

آپ میری بات سنے گے؟؟وہ معصومیت سے بولی۔

جی جی ضرور !اور پھر کیا ہوا تم یہاں تک کیسے پہنچی ؟اور تمہاری امی کہاں ہیں ؟اسکی باتیں سن کر باسط کے آنکھوں میں بھی واضح نمی دکھائی دے رہی تھی اور وہ اسکے بارے میں مزید جاننا چاہتا تھا۔۔

پھر میں گھر کے باہر ہی تھی اندر نہیں گئی مجھے وہاں پر کسی نے نہیں دیکھا تھا میں حجاب پہنی ایک سائیڈ پے کھڑی تھی خود سے اس قدر شرمندہ تھی کہ ہمت ہی نہیں ہوئی آگے بڑھ کر اپنی امی اور بہن کو سہارا دوں۔بس لوگوں کے ہجوم میں چھپ کر سب کو روتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔میرے والد کا جنازہ میرے سامنے سے گزرا اور مجھے آخری وقت میں انکا دیدار بھی نصیب نہیں ہوا کیونکہ ان سب کی ذمہ دار میں ہی تھی

--

میرا اب گھر کے اندر جانا مناسب نہیں تھا اسلیے میں نے خودکشی کا فیصلہ کیا میرا دماغ کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکا تھا میں بس بابا کے ساتھ گزارے ہوئے ہر ایک پل کو یاد کرتی سنسان سڑک پر اندھا دھند چل رہی تھی کہ اچانک ایک کار میرے سامنے رکی اس میں سوار دو لوگ مجھے بہت عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے مجھے ان سے بہت خوف آرہا تھا ان میں سے ایک شخص نے زبردستی میرا ہاتھ پکڑا میں نے کسی طرح خود کو بچا کر وہاں سے بھاگی وہ لوگ میرے پیچھے تھے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کہاں جاؤں، کیا کروں بس ذہن میں ایک ہی بات آرہی تھی کہ میری عزت میرے لئے سب کچھ ہے اس کی حفاظت کے لئے مجھے مرنا بھی قبول ہے اور پھر میں ان لوگوں سے بھاگتی ہوئی ایک ایسی جگہ پہنچی جہاں کچھ لوگوں کو ایک گاڑی میں زبردستی بیٹھا کر لے جا رہے تھے اور میں بھی اسی گاڑی میں سوار ہوگئی راستے میں مجھے محسوس ہوا کہ اس گاڑی میں موجود سب ہی لوگ پاگل ہیں اور یہاں پہنچ کر یہ معلوم ہوا کہ یہ ہوسپٹل آپ کا ہے اور آپ ان پاگلوں کا علاج بھی کرتے ہیں جن کی کوئی فیملی نہیں ہے اسلیے میں نے خود کو بھی ایک پاگل قرار دیا

اور یہاں سب سے الگ اپنے آپکو خاموش رہ کر سزا دینے لگی۔۔

ماضی کی وہ تمام باتیں جو اتنے سالوں سے اسے اندر ہی اندر ختم کر رہی تھی۔آج اسنے وہ سب کچھ باسط کو بتا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کیا۔۔

اسکی باتیں،اسکا اس قدر پھوٹ پھوٹ کر رونا اور اپنی ایک غلطی پر خود کو اتنی بڑی سزا دینا کوئی آسان بات نہیں تھی۔۔یہ ساری باتیں باسط کو اسکے جانب اٹریکٹ کر رہی تھی۔۔

میں بہت بری ہوں میری وجہ سے میرے بابا اس دنیا سے چلے گئے۔۔وہ بلک بلک کر رونے لگی اسکا اس قدر رونا باسط سے برداشت نہیں ہوا اور اسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے دلاسا دیا اور بہت خوبصورت انداز میں اسے اپنی بات سمجھائی۔۔

ادھر دیکھو میری طرف۔۔اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈالتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔۔

محبت کرنا گناہ نہیں ہے یہ تو ایک ایسا خوبصورت احساس ہے جو کبھی بھی کسی کے لئے بھی ہمارے دل پیدا ہو جاتا ہے اور ہم چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکتے اور اپنی ہی

محبت کی گرفت میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور خود پر ظلم کرنے لگتے ہیں اور تمھارے ساتھ بھی یہی سب کچھ ہوا ہے باسط نے بہت پیار سے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔

لیکن میں نے ایک غلط انسان سے پیار کیا تھا اور اسکی وجہ سے میرا سب کچھ ختم ہو گیا میرا نام، میری پہچان اور میرے رشتے سب کچھ وہ ہچکیاں لے لے کر رونے لگی اور بار بار اپنے آپکو کی ہی قصوروار ٹھرا رہی تھی۔

تم نے سچی محبت کی تھی اور تمہیں بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ لاسٹ منٹ میں وہ شخص تمہیں دھوکہ دے دیگا اسلیے بھول جاؤ سب کچھ اور ایک نئ زندگی کا آغاز کرو چلو اٹھو ۔۔اسکا بازو پکڑ کر اسے فرش سے اٹھایا اور سامنے پڑی چیئر پر بیٹھا کر گلاس میں پانی دیا اسنے کانپتے ہوئے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیا۔۔

احد جو روز ہوسپٹل کے چکر لگاتا ہے اور اس لڑکی سے کسی بھی طرح بات کرنے کی کوششوں میں لگا رہتا ہے اس نے کمرے میں کی گئی ساری باتیں دروازے سے کان لگا کر سن لی تھی اور اب وہ اس لڑکی کی سچائی سے پوری طرح واقف ہو چکا تھا وہ کمرے کے باہر خود اپنے آپ میں ہی باتیں کرنے لگتا ہے۔۔

آج میرا ہوسپٹل آنا وصول ہو گیا اور اس لڑکی سے کچھ پوچھے بغیر ہی اس کے بارے

میں سب پتا چل گیا اور اب تو بھائی بھی اسکے بارے میں سب جانتے ہیں اب دیکھتا ہوں وہ یہاں کیسے رہتی ہے وہ یہی سب اپنے آپ میں بول ہی رہا ہوتا ہے کہ کسی کی آہٹ محسوس ہوتی ہے اور وہ اس روم کے باہر کہیں چھپ جاتا ہے کمرے کا دروازہ کھلتا ہے باسط اس لڑکی کو روم سے باہر لے کر آتا ہے اور اسے ایک الگ روم میں لے جاتا ہے اور اسے کہتا ہے۔

تم پاگل نہیں ہو اسلیے تمہارا باقی مریضوں کے ساتھ ایک وارڈ میں رہنا مناسب نہیں اسلیے آج سے تم اس روم میں رہو گی۔۔میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولو نگی آپ نے مجھے اس ہوسپٹل میں پناہ دی اور میری مدد کرنے کے لئے ایک بار پھر آپکا بہت شکریہ اسکے لہجے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اسکے احسان تلے دب گئی ہے۔

میں کوئی احسان نہیں کر رہا تم پر بس تمہاری مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں میں ایک ڈاکٹر ہوں اور ہر ڈاکٹر یہی چاہتا ہے کہ اسکا مریض جلدی ٹھیک ہو جائے اور میں تم سے یہی کہونگا کہ اپنے لئے کچھ کرو اس قید سے خود کو باہر نکالو تمہارے آگے ابھی پوری زندگی پڑی ہے اپنی زندگی سے لوگوں کو فائدہ پہنچاؤ اس سے تمہیں بھی سکون ملے گا اور زندگی آسان ہو جائے گی باسط ایک دوست کی طرح اسے سمجھا رہا تھا۔۔

ڈاکٹر باسط میں کچھ دیر کے لئے اکیلی رہنا چاہتی ہوں اسنے باسط کی بات کاٹتے ہوئے کہا

--

اوکے تم اب آرام کرو اور اپنا بہت خیال رکھنا۔ میں چلتا ہوں وہ اسے گھور کر رہ گیا اسے سمجھا کر وہ جیسے ہی اپنے قدم کمرے سے باہر رکھتا ہے تو احد اس سے ٹکرا جاتا ہے۔

احد تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ باسط نے سوال کیا

مم مم میں آپکو کب سے ڈھونڈ رہا تھا آپ ملے نہیں تو یہاں آگیا اسنے گھبراتے ہوئے جواب دیا کیونکہ وہ کافی دیر سے ان دونوں کی گفتگو چھپ کر سن رہا تھا۔۔

اچھا چلو پھر میرے روم میں کچھ بات کرنی ہے تم سے باسط نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

بھائی گھر جا کر آپ سے بات کرتا ہوں ابھی یاسر کے پاس جانا ہے کل یونیورسٹی میں لاسٹ پیپر ہے تو اس حوالے سے کچھ بات کرنی ہے اس سے۔ اسلیے سوری بھائی۔ یہ کہہ کر اسنے نظرے جھکالی۔۔

کوئی بات نہیں تم جاؤ اور خوب دل لگا کر پڑھائی کرو اور یاد ہے نا بابا نے کیا پنیشمنٹ

رکھی ہے تمہارے لئے اگر فیل ہوئے تو۔۔۔باسط نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔

جی بھائی یاد ہے اب میں چلوں ؟احد نے ہنستے ہوئے جانے کی اجازت لی۔۔ٹھیک ہے جاؤاللہ حافظ۔۔۔

**********************احد چونکہ اب ہانیہ کے بارے میں سب کچھ جان چکا تھا تو اسے اب اپنے دل کی بات یاسر سے کرنی تھی جو اسکا جگری دوست ہے اور وہ اپنی ساری باتیں اکثر اسی سے شئیر کرتا تھا وہ فورن اسکے پاس پہنچتا ہے۔۔

کیا یار آج کل تو کہاں غائب رہتا ہے یاسر نے اسے دیکھتے ہی سوال کیا۔

یار بس کیا بتاؤں اس لڑکی نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے۔۔

کون۔۔۔وہ پاگل لڑکی ؟یاسر نے سہی اندازہ لگایا کیونکہ احد اب جب بھی اس سے ملنے آتا تو صرف ہانیہ کا ہی ذکر کرتا۔۔

ہاں یار وہی۔۔۔آج مجھے اس کے بارے میں سب معلوم ہو گیا وہ بہت معصوم ہے یار اور اس نے اپنی لائف میں بہت کچھ برداشت کیا ہے بہت تکلیفوں سے گزری ہے اس

نے ساری باتیں تفصیل سے بتائی اور میرے دل میں اب اس کے لئے ایک الگ ہی فیلینگ ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسکے لئے کچھ ایسا کروں کہ وہ بس خوش رہے اسے بس ایک بار ہنستے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں احد کے چہرے سے اسکے لئے فکر صاف جھلک رہی تھی اور اسکے جذبات اسکی آنکھوں میں صاف دکھ رہے تھے کہ وہ ہانیہ کی صرف فکر ہی نہیں کرتا بلکہ اسے دل ہی دل میں چاہنے لگا ہے۔۔

تجھے اس لڑکی سے محبت ہو گئی ہے یاسر نے اچانک یہ جملہ کہا تو احد چونک گیا کیونکہ اسے خود بھی خبر نہیں تھی کہ وہ اب ہانیہ کو چاہنے لگا ہے لیکن یاسر نے اسکی باتوں سے اندازہ لگالیا۔۔

پیار اور مجھے۔۔ نہیں بلکل نہیں احد نے صاف انکار کیا

تجھے محبت ہو گئی ہے اب تو جتنی بھی کوشش کر لے مجھ سے چھپا نہیں سکتا یاسر نے بے ساختہ کہا

نہیں یار اسکی زندگی میں کوئی اور ہے اور وہ اس سے محبت کرتی ہے میری کوئی جگہ نہیں اسکی لائف میں احد کے لہجے میں اداسی تھی۔۔

وہ اسکا پاسٹ تھا اور ابھی تو تو نے بتایا کہ اس لڑکے نے دھوکہ دیا تھا اسے اور اب وہ نفرت کرتی ہے اس سے۔۔

ہاں لیکن پہلا پیار کوئی نہیں بھولتا اور میں کسی کو زبردستی مجبور نہیں کر سکتا کہ مجھے پیار کرے۔۔احد خود سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیا کرے ایک طرف وہ دل ہی دل میں اسے پسند کر رہا تھا تو دوسری طرف اسکا جواب نہ ہی ہو گا یہ سوچ کر وہ پیچھے ہٹ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے جیسی تیری مرضی یاسر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

لیکن میں بار بار یہی سوچ رہا ہوں کہ اتنی اچھی لڑکی کو کوئی کیسے چھوڑ سکتا ہے کتنا بیوقوف تھا وہ شخص۔۔احد عامر کی بات کر رہا تھا جس نے ہانیہ کو دھوکہ دیا۔۔۔

تو پھر جا کر اسی سے پوچھ لے یاسر نے طنز بھرے لہجے میں کہا کیونکہ احد کی مسلسل گفتگو سے اب وہ بے زار ہو چکا تھا۔۔

آئیڈیا ویسے برا نہیں ہے احد نے ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔

یار مذاق نہیں کر یاسر نے اسکی بات کو مذاق میں لیا کیونکہ اسنے تو بس ایسی ہی کہا تھا لیکن احد سیریس تھا۔اب میں اس عامر کو ہانیہ کے سامنے لا کر رہونگا اسکی وجہ سے وہ

آج اس حال میں ہے۔۔ لیکن تو یہ سب کریگا کیسے تجھے تو معلوم بھی نہیں ہے کہ وہ کہاں رہتا ہے اور ہانیہ تو تجھے کچھ بھی نہیں بتانے والی یاسر نے حیران ہو کر پوچھا۔۔

میرا نام احد ہے اور میں اگر کچھ کرنے کا سوچ لوں تو وہ کر کے ہی رہتا ہوں اور عامر کیا میں تو ہانیہ کے گھر والوں کو بھی ڈھونڈ لونگا احد نے اپنی شرٹ کے کولر کو اٹھاتے ہوئے بڑے گھمنڈ سے کہا..

اچھا جی! اور یہ سب ہو گا کیسے یاسر نے اسکا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

یاد ہے تجھے وہ لڑکا جو اپنے دادا سے ملنے ہوسپٹل آیا تھا اور اسنے بتایا تھا کہ ہانیہ اسکے یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔۔

ہاں یاد آیا تو اس سے کیا ہو گا؟ یاسر کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ احد کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔

میں سب سے پہلے اس لڑکے کے پاس جاؤنگا اور ہانیہ جس یونیورسٹی میں تھی اسے معلوم ہے تو اس طرح وہ میرے بہت کام آئیگا پھر یونیورسٹی میں ہانیہ اور عامر کا ریکارڈ موجود ہو گا تو میں وہاں سے ساری ڈیٹیل نیکالونگا اور پھر عامر کے گھر پہنچ کر اسے

گھسیٹتے ہوئے ہانیہ کے پاس لے آونگا پھر ہانیہ کی مرضی ہے کہ وہ جو چاہے اسے سزا دے احد نے اپنا پلان بتانے کے بعد یاسر کی طرف نظر کیا تو یاسر کا منہ کھولا کا کھولا رہ گیا۔۔ کیا پلان ہے واہ جتنا دماغ تو ابھی لگا رہا ہے اگر اتنا دماغ پڑھائی میں لگاتا تو آج کہاں ہوتا یاسر نے طنز کرتے ہوئے کہا۔۔

پڑھائی سے یاد آیا کل لاسٹ پیپر ہے اور کوئی تیاری بھی نہیں ہے اس لڑکی نے مجھے پاگل کر دیا ہے میں چلتا ہوں اب اگر اس بار بھی فیل ہوا تو بابا مجھے نہیں چھوڑینگے احد نے خفگی سے کہا اور یاسر کے گلے لگ کر 'کل ملتے ہیں' کا کہہ کر وہاں سے روانہ ہوا۔۔

****

روم میں ہر طرف کتابیں بکھری پڑی ہوتی ہیں اور وہ بیڈ پر سیدھا لیٹا کہیں خیالوں میں گم تھا ایک طرف پڑھائی کی ٹینشن اور دوسری طرف ہانیہ کا خیال وہ چاہ کر بھی پڑھائی پر توجہ نہیں دے پا رہا تھا بس صبح کے انتظار میں گھڑی کو تکتہ رہتا کیونکہ اسے کل عامر اور ہانیہ کو آمنے سامنے کروانا تھا۔۔

اگر واقعی ہانیہ اس عامر سے نفرت کرتی ہے تو وہ کل

اسے اپنے سے دور کر دیگی پھر میں اس سے اپنے دل کی بات کہونگا اور اگر اسنے اسے معاف کر دیا؟ اور اس کے ساتھ چلی گئی تو پھر میرا کیا ہو گا وہ اسی ٹینشن میں پریشان تھا اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی اور پھر وہ خود کو ہی سمجھانے لگا۔ خیر جو بھی ہو بس وہ پاگل لڑکی خوش رہے مجھے بس اسے خوش دیکھنا ہے یہ سوچ کر اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھر گئی اور اس طرح وہ پوری رات کبھی پڑھائی میں مصروف ہوتا تو کبھی اپنی سوچ میں گم ہو جاتا۔۔۔۔

****

ہوسپٹل کے سارے ڈاکٹرز ایک روم میں میٹنگ کے لئے جمع ہوتے ہیں اور ہر ایک ڈاکٹر مریض کی بہتری کے لئے اپنی اپنی رائے پیش کرتا ہے اور باسط جو کہ اس ہوسپٹل کا اونر ہے اس نے ایک الگ ہی رائے دی۔۔

ہم ڈاکٹر ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ہر انسان کی صحت کا تعلق خوش رہنے سے ہے لیکن یہ ایک مینٹل ہوسپٹل ہے اور یہاں پر موجود ہر مریض ڈپریشن کا شکار ہے ایک وارڈ میں یہ لوگ صرف اپنے آپ سے باتیں کرتے یا آپس میں لڑتے ہوئے ہی دکھائی دیتے ہیں تو کیوں نہ ہم کچھ ایسا کرے جس سے ان کے ارد گرد کے ماحول میں تھوڑی تبدیلی

آئے ..

ہمیں کیا کرنا چاہیے ڈاکٹر ؟؟ایک ڈاکٹر نے باسط سے سوال کیا۔۔

میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ ہم اس ہوسپٹل میں ایک پارٹی ارینج کریں اور ہر مریض کو ایک ڈریس گفٹ کریں اس سے انہیں بھی تھوڑی خوشی کا احساس ہوگا اور ایک اچھا ماحول بھی بن جائیگا۔۔تو آپ سب کی کیا رائے ہے اس بارے میں ؟؟ باسط نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔

بہت اچھا فیصلہ ہے آپ کا ڈاکٹر باسط۔۔وہاں پر موجود ہر ڈاکٹر نے باسط کے فیصلے سے اتفاق کیا۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے پارٹی کی تیاری شروع کرتے ہیں لیکن اس بات کا بھی ہمیں خاص خیال رکھنا ہے کہ کسی بھی مریض کو کوئی تکلیف نہ ہو اور سارا اسٹاف الرٹ رہیگا پارٹی ختم ہونے تک۔سارے ڈاکٹرز اس بات سے اگری ہو گئے اور اب آپ لوگ جا سکتے ہیں باسط نے سب کو میٹنگ روم سے باہر جانے کی اجازت دی۔۔۔

احد یونیورسٹی کے فورن بعد اس لڑکے کے پاس جا پہنچا اور اس کے ذریعے وہ اس

یونیورسٹی کا معلوم کرتا ہے جہاں ہانیہ اور عامر پڑھتے تھے وہاں پہنچ کر اسے بہت مشکل سے عامر اور ہانیہ کا ریکارڈ ملتا ہے جس میں ان سے متعلق انکے گھر کا ایڈریس بھی شامل ہوتا ہے۔۔

شکر ہے عامر کا ایڈریس مل گیا اب بس وہ گھر میں موجود ہو اسنے گہری سانس لیتے ہوئے شکر ادا کیا اور ایڈریس اپنے موبائل میں نوٹ کر لیا۔۔

وہ کافی تھک چکا تھا چہرے کے تعصورات بتا رہے تھے کہ اسے آرام کی سخت ضرورت ہے کیونکہ پوری رات اسنے اسٹڈی کی تھی اور یونیورسٹی کے بعد ہی وہ عامر کی تلاش میں نکل پڑا۔

****

وہ پہلے تو عامر کے گھر پہنچ کر اپنا تعارف کرواتا ہے کہ وہ اسکا دوست ہے جس کے ذریعے اسے گھر میں انٹری مل جاتی ہے۔۔

وہاں پر موجود نوکر اسے کہتا ہے۔

"میں بڑے صاحب کو بلاتا ہوں آپ یہاں تشریف رکھیں"

نوکر نے اسے صوفے پر بیٹھنے کو کہا۔

یہ بڑے صاحب کون ہے ؟احد نے سوال کیا۔۔

عامر بابا کے والد ہمارے بڑے صاحب ہیں یہ کہہ کر وہ نوکر اپنے مالک کو بلانے کے لئے چلا جاتا ہے اور احد یہ سوچ کر پریشان ہو رہا ہوتا ہے کہ اگر عامر ابھی گھر پر نہیں ہے تو وہ اس کے بابا سے کیا بات کریگا؟

اسلام علیکم جناب! عامر کے والد نے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے سلام کیا احد انہیں آتا دیکھ کر تھوڑا نروس ہوا

۔وعلیکم السلام احد نے ان سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

آپکا تعارف ؟انہوں نے احد سے پوچھا۔

مم مم میں عامر کا دوست احد۔۔۔

آج ہی دبئی سے آیا ہوں اور میں اسے کب سے کال کر رہا ہوں لیکن اسکا نمبر بند آرہا ہے۔احد کے لہجے میں تھوڑی ہچکچاہٹ تھی اسلیے میں سیدھا یہاں آگیا وہ مسلسل جھوٹ پے جھوٹ بولے جارہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عامر کے والد اسے مستقل گھور رہے تھے جس پر وہ یہ سوچنے لگا(یہ انکل مجھے اس طرح کیوں گھور رہے ہیں۔ کہیں انہیں شک تو نہیں ہو گیا یا اللہ مجھے بچا لیں صبح سے اس عامر کی تلاش میں بھوکا گھوم رہا ہوں کہیں اس جھوٹ پر مجھے ڈنڈے نا کھانے پڑیں)وہ یہی سب سوچ ہی رہا تھا کہ سامنے کھڑے شخص یعنی عامر کے والد کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور ان کے چہرے کی رنگت میں اچانک تبدیلی آئی اور کچھ ہی لمحے میں وہ بہت مایوس ہو گئے۔۔

کیا ہوا انکل آپ ٹھیک تو ہیں ؟احد انکی حالت دیکھ کر تھوڑا ڈر گیا۔

عامر نہیں ہے۔۔ کہیں نہیں ہے وہ چلا گیا ہمیں چھوڑ کر یہ کہہ کر وہ بلک بلک کر رونے لگے۔

کہاں چلا گیا عامر ؟

آپ مجھے بتائیں میں لے کر آؤنگا اسے آپ کے پاس احد نے دلاسا دیتے ہوئے کہا۔

وہاں سے واپس آنا ناممکن ہے وہ نہیں آسکتا وہ احد کے گلے لگ کر رونے لگیں۔۔

میں سمجھا نہیں کہاں ہے وہ ؟احد کو انکی باتیں ٹھیک سے سمجھ نہیں آرہی تھی۔

وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے تین سال پہلے ایک کار ایکسیڈنٹ میں اسکی ڈیتھ ہو گئی میں نے ان ہاتھوں سے اپنے جوان بیٹے کا جنازہ اٹھایا۔احد یہ سن کر چونک جاتا ہے جس انسان کو وہ ذلیل کرنے یہاں تک آیا تھا وہ تو اس دنیا میں ہی نہیں ہے۔۔

انکل جہاں تک میں جانتا ہوں عامر کسی لڑکی سے محبت کرتا تھا تو اسکے ساتھ کیا ہوا؟ احد نے ڈرتے ہوئے ان سے سوال کیا؟

اس لڑکی کی خاطر وہ ہم سب سے لڑ گیا بے انتہا محبت جو کرتا تھا اس سے. اسکی ضد کے آگے ہم مجبور ہو گئیں اور اسے اس لڑکی سے شادی کی اجازت دے دی لیکن لڑکی کے والدین اس رشتے کے لئے راضی نہیں ہوئے میں نے اپنی پوری کوشش کی لیکن ناکام رہا۔۔

ماضی کی باتیں انہیں تکلیف دے رہی تھی اور کیوں نا ہو تکلیف اپنی اکلوتی اولاد کے دور جانے کا غم انہیں اندر ہی اندر ختم کر رہا تھا۔۔

پھر کیا ہوا انکل؟ احد نے نرم لہجے میں پوچھا اسکی آنکھیں یہ سب سن کر پہلے ہی نم ہو چکی تھی۔۔

ان دونوں نے بھاگ کر کوٹ میرج کا فیصلہ کیا اور اس کام میں میری وائف اور میں برابر کے شریک تھے۔۔

میرا بیٹا بہت خوش تھا اس دن ہمیں کوٹ پوہنچنے کا کہہ کر وہ ہانیہ کو لینے نکل پڑا اور پھر واپس نہیں لوٹا۔

راستے میں ایک کار ایکسیڈنٹ سے اسکی جان چلی گئی اور وہ چلا گیا ہم سب سے دور۔

یہ کہہ کر وہ تڑپ تڑپ کر رونے لگیں انہیں اس قدر روتا دیکھ کر احد بھی رونے لگا جس کی آنکھوں سے کبھی آنسو نہیں نکلے تھے۔۔

انکل سنبھالیں خود کو جانے والے کو ہم نہیں روک سکتے یہ سب تو اللہ کی مرضی ہے بس آپ عامر کے لئے دعا کریں احد نے گلے لگا کر انہیں سمجھایا۔

اچھا بیٹا اب تم گھر جاؤ میں نے کافی وقت لے لیا تمہارا اپنے آنسو رومال سے صاف کرتے ہوئے احد کو جانے کا کہا۔

ارے نہیں انکل ایسی بات نہیں ہے بلکہ یہاں آکر تو میری ایک بہت بڑی غلط فہمی دور ہوئی ہے اگر میں یہاں نہیں آتا تو مجھے کبھی معلوم ہی نہیں ہوتا کہ عامر اس دنیا میں

نہیں ہے۔

ویسے عامر نے کبھی تمہارا ذکر نہیں کیا انہوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

میں دبئی میں تھا اور کام میں اتنا بزی تھا کہ اسے کنٹیکٹ ہی نہیں کیا احد نے نظرے چراتے ہوئے کہا اچھا انکل اب مجھے اجازت دیں مجھے کچھ ضروری کام ہے۔اس سے پہلے کے وہ مزید سوالات کرتے احد نے انکی بات کاٹتے ہوئے ان سے جانے کی اجازت لی۔۔

بہت اچھا لگا تم سے مل کر دوبارہ ضرور آنا احد کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے انہوں نے کہا۔۔***********************

اس کا مطلب عامر نے ہانیہ کو کبھی دھوکہ دیا ہی نہیں اور وہ پاگل لڑکی آج تک اسے ذمہ دار سمجھتی ہے احد یہ سب سوچ کر حیران ہو رہا ہوتا ہے اور ساتھ ہی اس بات کی اسے خوشی بھی ہوتی ہے کہ وہ یہ بات ہانیہ کو بتا کر اسکی غلط فہمی کو دور کریگا اور اس سے اپنی محبت کا اظہار بھی کریگا کیونکہ اب عامر ہی نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ پیچھے ہٹ رہا تھا۔۔

.

یہاں تک آیا ہوں تو ہانیہ کے گھر بھی چلا جاتا ہوں پتا نہیں اتنے سالوں میں اسکی امی اور بہن کس حال میں ہونگی وہ یہ ارادہ کر کے اپنی گاڑی کا رخ ہانیہ کے گھر کی جانب کرتا ہے لیکن وہاں پہنچ کر اسے ایک اور حقیقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہانیہ کے گھر پر تالا لگا تھا آس پاس کے لوگوں سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ہانیہ کی سوتیلی ماں نے اپنی بیٹی کی شادی ایک امیر آدمی سے کروا کر یہ گھر بیچ دیا ہے اور اب وہ اپنی بیٹی کے ساتھ اسی کے سسرال میں رہتی ہیں یہ جان کر احد کو ہانیہ کے لئے دکھ ہوا کہ وہ اس حال میں ہوسپٹل میں ہے اور اسکی امی نے ایک بار بھی اسے ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی اسنے وہاں کے لوگوں سے ہانیہ کے متعلق کچھ سوال کیے تو ایک الگ ہی بات سامنے آئی۔۔

بھائی آپ انکی بڑی بیٹی ہانیہ کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں کہ وہ اب کہاں ہے احد نے ہانیہ کے پڑوسی سے سوال کیا وہ جاننا چاہتا تھا کہ محلے کے لوگ اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں جب وہ گھر سے بھاگی تھی۔۔

ہانیہ کے بارے میں کسی کو کوئی علم نہیں وہ اپنے والد کی میت پر بھی یہاں موجود نہیں

تھی پتا نہیں کس حال میں ہو گی۔۔

بہت اخلاق مند اور نیک سیرت تھی وہ۔۔

احد یہ سن کر پھر حیران ہوا اور سوچنے لگا۔۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے ہانیہ نے بتایا تھا کہ اسکے والد کی موت کی وجہ وہ خود ہے تو پھر یہ محلے والے اسے ذمہ دار کیوں نہیں ٹھرا رہے ہے۔۔

بھائی صاحب یہ ہانیہ کے والد کی موت کیسے ہوئ.؟

انہیں کینسر تھا اور لاسٹ اسٹیج پے تھے وہ لیکن گھر پر یہ بات انہوں نے کسی کو نہیں بتائی تھی پیسے کی کمی کے باعث وہ یہ بیماری اپنے گھر والوں سے چھپاتے رہے اور پھر اس بیماری نے ایک دن انکی جان ہی لے لی۔

یہ سن کر تو احد کے ہوش ہی اڑ گۓ۔۔

اتنی بڑی بڑی غلط فہمیوں کا شکار ہے وہ پاگل لڑکی دل چاہ رہا ہے کہ ابھی اس کے پاس پہنچ کر اسے ایک تھپڑ لگاؤ خود کو کب سے ان غلطیوں کی سزا دے رہی ہے جو اسنے کبھی کیا ہی نہیں وہ یہ سب اپنے آپ میں ہی بولے جا رہا تھا جس پر سامنے کھڑے شخص نے

کہا۔۔

او بھائی کیا ہوا یہ کس سے بات کر رہے ہو۔۔

کچھ نہیں یار بس ایسی خیر بہت شکریہ تمہارا تم نے یہ سب مجھے بتایا۔

آپ شاکر بھائی کے رشتے دار ہیں؟ احد کے سوالات پر اس شخص نے پوچھا۔

نہیں بس تھوڑی جان پہچان تھی۔ یہ کہہ کر وہ وہاں سے نکلا اور اب وہ ہانیہ کے پاس آ رہا تھا اسکی غلط فہمیوں کو دور کرنے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

★***★★***★★***★

ہوسپٹل میں آج شام کی پارٹی کے لئے تیاری بڑے جوش و خروش کے ساتھ جاری تھی پورا اسٹاف ہوسپٹل کی سجاوٹ میں مشغول نظر آ رہا تھا اور سارے ڈاکٹرز مریضوں کو پارٹی کے لیے ڈریس بطور تحائف پیش کر رہے تھے آج ہوسپٹل میں ایک الگ ہی خوشیوں کا سماء تھا ہر شخص کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری پڑی تھی اور دوسری طرف باسط کی نظریں صرف ہانیہ کو ڈھونڈ رہی تھی جو ہاتھ میں اس کا گفٹ سنبھالے اسکا منتظر تھا۔۔

کافی ڈھونڈنے پر وہ اسے ایک کونے میں کھڑی نظر آئ وہ اسکی جانب بڑھا۔۔

تم یہاں ہو اور میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں۔

آپ مجھے کیوں ڈھونڈ رہے ہیں؟ اسنے خفگی سے کہا۔۔

یہ گفٹ دینے کے لئے آج شام تمہیں یہی ڈریس پہننا ہے۔ اسنے مسکراتے ہوئے گفٹ اسکی جانب بڑھایا۔۔

میں نہیں آنا چاہتی اس پارٹی میں آپ پلیز یہ کسی اور کو دے دیں اسنے آنے سے صاف انکار کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تم سے پوچھ نہیں رہا ہوں جو تم منع کر رہی ہو۔

میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ اس پارٹی میں تمہیں آنا ہے تو بس آنا ہے باسط کا یہ انداز اسے حیران کر گیا۔۔

آپ زبردستی نہیں کر سکتے میرے ساتھ اسکے لہجے میں تھوڑی سختی آئ..

میں کوئی زبردستی نہیں کر رہا۔ یہ پارٹی میرے مریضوں کے لئے ہے اور تم بھی ان میں شامل ہو۔۔

آپ جانتے ہیں کہ میں پاگل نہیں ہوں تو پھر یہ سب کیوں؟؟؟

تم پاگل نہیں ہو لیکن اس ہوسپٹل میں تو رہتی ہو اس لحاظ سے تمہیں اس پارٹی میں شریک ہونا ہے۔

باسط کا یہ جواب سن کر اسکی بولتی بند ہو گئی۔

اب وہ کسی صورت اسے منع نہیں کر سکتی تھی۔

اسنے وہ گفٹ باسط سے لے کر اسے تھنکس کہا۔۔

★**★**★**★**★**

پارٹی کا آغاز ہو چکا تھا وہاں پر موجود ہر شخص آج الگ ہی روپ میں تھا سب نے خوبصورت لباس پہن رکھے تھے لیکن جب باسط کی انٹری ہوتی ہے تو سب کی آنکھ کھلی کی کھلی رہ جاتی ہے۔

بلیک شرٹ، بلیک پینٹ اور اوپر سے براؤن جیکٹ میں وہ بہت حسین لگ رہا تھا سارے ڈاکٹرز اسکے پاس آکر اسکی تعریف کرتے۔

کچھ ڈاکٹرز جو باسط کے قریبی دوست بھی تھے انہوں نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔

آج تو آپ بہت ہینڈ سم لگ رہے ہیں کوئی تو خاص بات ہے۔۔

پارٹی ہے تو ظاہر سی بات ہے تھوڑی محنت میں خود پر بھی کرونگا۔۔

باسط نے انکے ہی انداز میں انہیں جواب دیا۔

لوگوں سے بات چیت کے دوران وہ مسلسل اپنی نظریں ہانیہ کی تلاش میں اادھر ادھر گھماتا رہتا کہ کہیں وہ دیکھ جائے پھر اچانک ہر طرف سے شور کی آوازیں آنے لگی۔۔

کتنی خوبصورت لگ رہی ہے وہ، بہت پیاری ہے یہ تو۔۔

ہر کوئی اس لڑکی کی تعریف کر رہا تھا جو ریڈ فراک پہنی سیڑھیوں سے آہستہ آہستہ اپنے قدم بڑھاتی نیچے کی جانب اتر رہی تھی اسکے لمبے ریشمی بال کھلے تھے اور سادگی میں بھی وہ دلکش لگ رہی تھی ہر پاگل اسے دیکھ کر پری آئی پری آئی کہنے لگا۔۔

لوگوں کا اس قدر شور سن کر جب باسط پیچھے موڑا تو اسے دیکھ کر ایک پل کے لئے اس کے ہوش و حواس ہی گم ہو گئے کیونکہ وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ ہانیہ تھی۔۔۔

جب باسط نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ کوئی اور نہیں بلکہ ہانیہ تھی اور اسنے وہی ڈریس پہنا جو باسط نے دیا تھا۔

اسکی نظریں ہانیہ سے ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہیں ہٹ رہی تھی ایسالگ رہا تھا کہ اگر اسنے اپنی پلکیں جھپکائی تو وہ غائب ہو جائے گی۔۔

ڈاکٹر باسط۔۔جب ہانیہ اس کے پاس پہنچی تو وہ اسے گھورنے میں اس قدر مشغول تھا کہ اسکی آواز پر اسنے دھیان ہی نہیں دیا۔۔

باسط کا اسے اس قدر گھورنا پریشان کر رہا تھا اور ایک بار پھر اسنے ڈاکٹر باسط کہہ کر اسے پکارا تو اسنے اس طرح ریکٹ کیا جیسے کسی نے اسے اچانک گہری نیند سے جگا دیا ہو۔۔

جی وہ۔مہ۔م۔میں تم۔۔۔تم نے کچھ کہا؟؟؟وہ اسے اپنے سامنے دیکھ کر گھبرا گیا اور جو منہ میں آیا بولتا چلا گیا۔۔

میں نے دو بار آپ کا نام لیا لیکن آپ پتا نہیں کن خیالوں میں گم تھے۔

وہ میں تمہیں اس ڈریس میں دیکھ کر پہچان نہیں پا رہا تھا کہ یہ واقعی تم ہو؟

کیا مطلب میں سمجھی نہیں۔۔اس نے حیرانگی سے کہا۔

میرا مطلب ہے کہ آج تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو اس بات پر ہانیہ نے اسے آنکھیں دکھائی تو اسنے اپنی بات فوراً بدل دی۔انفیکٹ آج سب ہی بہت اچھے لگ رہے

ہیں اور سب بہت خوش بھی ہیں۔

اس کے بعد اسنے کوئی بات نہیں کی بس ایک کنارے میں باسط کے ساتھ کھڑی سب پاگلوں کا تماشا دیکھ رہی تھی ہر مریض اپنے آپ میں مگن اور بہت خوش نظر آرہے تھے۔۔

تم خاموش کھڑی ہو میں کچھ کھانے کے لئے لاؤں تمھارے لئے ؟اسے اداس دیکھ کر باسط کی مسکراہٹ بھی کچھ ہی لمحے میں غائب ہو گئی اور وہ اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہئے۔۔

کچھ تو کھاؤ اتنی ساری چیزیں ہیں اور ویسے بھی یہ آفر صرف آج کے لئے ہے کل سے پھر وہی مریضوں والا کھانا ہو گا۔

وہ پھر بھی خاموش تھی جس پر باسط نے کہا۔

تم یہی رو کو میں ہی کچھ لے کر آتا ہوں کیونکہ تم تو کچھ کہو گی نہیں۔۔

وہ کھانے کی ٹیبل کی جانب بڑھا لیکن وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ تین پاگل ایک

پلیٹ کے لئے آپس میں لڑ رہے ہیں اور تینوں ایک ہی پلیٹ کو پکڑ کر پوری قوت سے اپنے جانب کھینچ رہے ہیں۔۔

"میں پہلے لونگا دو یہ پلیٹ، نہیں میں پہلے لونگا، نہیں میں "

یہ کیا کر رہے ہو تم لوگ؟ چھوڑو۔۔۔

باسط ان تینوں کے درمیان آ کر انہیں روکنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اچانک ایک پاگل نے زور سے پلیٹ کو اپنی جانب کر کے چھوڑا تو دوسرا پاگل بہت بری طرح سے گر گیا اور سامنے رکھی ٹیبل سے اسکا سر زخمی ہو گیا۔ باسط نے اس پاگل کو اٹھایا تو اسکے سر سے بہت خون بہہ رہا تھا۔

اس مریض کی یہ حالت دیکھ کر سارے پاگل آپے سے باہر ہو گئے اور کچھ ہی سیکنڈ میں سب کے چہرے کی مسکراہٹ ڈر و خوف میں بدل گئی اور ہر پاگل خون خون کہہ کر بھاگنے لگا۔ یہ سب تماشا دیکھ کر باسط نے فوراً اپنے پورے اسٹاف کو الرٹ کیا اور زخمی مریض کو وارڈ میں لے گیا۔۔

اب یہ کیا ہو رہا ہے یہاں؟ لگتا ہے میں غلط جگہ آ گیا ہوں لیکن یہ ہوسپٹل تو بھائی کا ہی

ہے پھر یہ لوگ کون ہے جو اس طرح بھاگ رہے ہیں۔۔

احد ہوسپٹل پہنچ کر پہلے تو حیران ہوتا ہے کیونکہ ہر مریض نے رنگ برنگے کپڑے پہن رکھے تھے اور ہوسپٹل کو بھی پارٹی کے لئے پوری طرح سجایا گیا تھا لیکن ان لوگوں کو اس طرح بھاگتے دیکھ کر وہ تھوڑا پریشان ہوا۔اور اس ہجوم میں بھی اسکی نگاہیں صرف ہانیہ کو ہی ڈھونڈ رہی تھی پھر وہ اسے ایک کنارے میں سہمی ہوئی دکھائی دی اسے دیکھ کر اسکے چہرے پر خوشی بکھر گئی اور اسکی پوری تھکن پل میں دور ہو گئی ہانیہ کو دیکھ کر وہ اسکی جانب تیزی سے بڑھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

ہانیہ یہ منظر دیکھ کر گھبرا رہی تھی سارے پاگل اس طرح بھاگ رہے تھے کہ کسی کو بھی چوٹ لگ جائے وہ جیسے بھی اپنے روم تک پہنچنا چاہتی تھی اسنے جب اپنے قدم آگے بڑھائے تو ایک پاگل وہاں سے تیزی سے گزرا تو ہانیہ کو دھکّا لگ گیا اور وہ گرنے ہی والی تھی کہ احد نے اسے اپنی باہوں میں لے لیا جب اسنے اپنی آنکھیں کھولی تو احد کو اپنے اتنے قریب پا کر ڈر گئی وہ اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈالے مسکرا رہا تھا۔

۔تم۔۔۔۔۔۔۔اسنے تم پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔

ہاں میں۔۔۔کیوں بھول گئی تھی کیا مجھے ؟

چھوڑو مجھے۔۔وہ اسے آنکھیں دیکھا کر بولی۔۔

سوچ لوا گر چھوڑ دیا تو گر جاؤ گی۔احد نے اسے اپنے اور قریب کرتے ہوئے کہا۔

چھوڑو۔۔وہ اسکے شرٹ کا کولر پکڑتے ہوئے بولی۔۔

لو پھر چھوڑ دیا۔۔احد نے جیسے ہی اپنا ہاتھ ہٹایا وہ فرش پر زور سے گری۔۔

آآآآ۔۔۔۔

کیا ہوا مزہ آیا۔۔احد تالی مار کر ہنستے ہوئے بولا۔کچھ زیادہ ہی ہوشیار بننے کا شوق ہے نا تمہیں اب لو۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہنسنے کے ساتھ اسے طنز بھی کر رہا تھا۔

منہ بند کرو اپنا۔وہ غصے سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔

کل سے ہوسپٹل نہیں آرہے تھے تو بہت سکون سے تھی میں لیکن پتا نہیں کیوں آجاتے ہو تم یہاں فضول میں۔۔وہ اس سے نظرے چراتے ہوئے بولی۔۔

اف کیا بات ہے میڈم مجھے نوٹس کرنے لگی ہیں۔اسنے ہانیہ کو پھر تنگ کیا۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے اور ویسے بھی میں تم سے بات ہی کیوں کر رہی ہوں۔ہانیہ نے اسے انگلی دیکھا کر کہا تم جاؤ اپنے راستے اور میں اپنے راستے اور اگر اب میرے پیچھے آئے تو منہ توڑ دونگی تمہارا۔۔وہ اپنا غصہ صرف احد کے سامنے ہی ظاہر کرتی تھی۔

اچھا جی تو یہ بات ہے۔

چلو اب تم میرے ساتھ۔میں دکھاتا ہوں تمہیں سیدھا راستہ پاگل لڑکی۔

احد نے اسکا ہاتھ کس کے پکڑا اور اسے باہر گارڈن میں لے آیا۔

میں تمہاری شکایت کرونگی ڈاکٹر باسط سے۔۔اس نے تلخ لہجے میں کہا۔

اسکی اس بات پر وہ اسکے قریب آیا اور اسکے بازؤں کو پکڑ کر بولا۔۔

کتنی خودغرض ہو تم صرف اپنے بارے میں سوچتی ہو۔تمہیں لگتا ہے کہ تم جو کرتی ہو اور جو سوچتی ہو وہی سہی ہے دوسرے کیا چاہتے ہیں اور ان کے لئے تم کتنی خاص ہو اس کی کوئی پرواہ نہیں بس تمھارے اس موٹے سے دماغ نے جو سوچ لیا وہی سہی ہے باقی لوگوں کی فیلینگ جائے بھاڑ میں تمہیں اس سے کوئی غرض نہیں۔کیونکہ میڈم آپ تو بہت سمجھدار ہے سہی غلط کا فیصلہ تو آپ بخوبی کرنا جانتی ہیں۔۔احد بناء روکے

اسے بولے جارہا تھا

احد کی باتیں سن کر اسے تعجب ہوا وہ حیرانگی سے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ کہ وہ اچانک اتنا بھڑک کیوں گیا۔

کچھ سیکنڈ کی خاموشی کے بعد جب احد نے کہا کہ عامر کو معاف کر دو اسکی کوئی غلطی نہیں تھی۔

احد کی اس بات پر وہ غصے سے لال ہو گئی اور احد پر ہی برس پڑی۔۔

کیوں معاف کروں اس دھوکے باز کو۔۔

اسکی وجہ سے میں آج اس حال میں ہوں اور صرف اس کی ہی وجہ سے میں نے غلط قدم اٹھایا اور میرے بابا چلے گئیں میں کبھی معاف نہیں کرونگی اسے۔

یہ کہہ کر وہ پیچھے موڑی۔

جاننا نہیں چاہو گی کہ مجھے یہ سب کیسے پتا چلا۔

وہ خاموش کھڑی تھی اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے اسکے منہ سے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی کہ وہ احد سے کچھ پوچھے کہ اسے یہ سب کیسے پتا چلا۔۔

اس دن جب تم بھائی کو اپنے بارے میں سب کچھ بتا رہی تھی تو وہ ساری باتیں میں نے سن لی تھیں اور پھر میں عامر کی تلاش میں نکلا لیکن وہاں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ عامر تو اس دنیا میں ہی نہیں ہے۔ تین سال پہلے ایک کار ایکسیڈنٹ میں اسکی ڈیتھ ہو گئی جب وہ تمھارے پاس آ رہا تھا۔۔

احد نے یہ سچ بتایا تو وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی اور خوب رونے لگی جس پر احد نے اسے کہا کہ۔

ایک بار یہ جاننے کی کوشش تو کرتی کہ اسکے نا آنے کی وجہ کیا تھی جو انسان تم سے محبت کے دعوے کرتا تھا وہ اچانک کہاں غائب ہو گیا۔

احد نے جب عامر کا سچ اسے بتایا تو وہ اندر سے ٹوٹ گ ئی اور اپنی بھول پر تڑپ کر روئی۔۔

اس کا مطلب غلطی صرف اور صرف میری تھی میری وجہ سے بابا بھی۔۔وہ اس قدر رو رہی تھی کہ منہ سے الفاظ ہی نہیں نکل رہے تھے۔۔

ایک اور بات ہے جس سے اب تک تم انجان ہو۔

کونسی بات ؟ وہ اسکی طرف دیکھ کر خفگی سے بولی۔ تمھارے بابا کو کینسر تھا اس وجہ سے انکی ڈیتھ ہوئی اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی۔

یہ سن کر اسکے ہوش ہی اڑ گئے

بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ چیخ چیخ کر رونے لگی اور بار بار یہی کہہ رہی تھی۔

میں بہت بری ہوں، میں بہت بری ہوں۔

سنبھالو خود کو۔۔اسنے ہانیہ کو گلے لگایا اور اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔۔

آج تمھارے سارے گلے شکوے دور ہو گئے ہیں اتنے سال سے تم غلط فہمی کا شکار تھی اب ہمت کرو اور یہ سوچو کہ جو لوگ تم سے دور ہوئے ہیں وہ تم سے سچی محبت کرتے تھے ان کی محبت کی قدر کرو اور خوش رہا کرو۔

چلو اب اٹھو اور اپنے یہ موٹے موٹے آنسو صاف کرو۔

وہ بے تحاشا رو رہی تھی احد نے اسکی آنکھوں سے گرتے ہوئے آنسوؤں کو جب صاف کیا تو وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔

احد نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر ہوسپٹل کی جانب بڑھا۔۔

باسط پورے ہوسپٹل میں ہانیہ کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا پھر اسکی نظر احد اور ہانیہ پر پڑی ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر باسط نے سوال کیا۔۔

احد تم یہاں۔۔اور ہانیہ تم رو کیوں رہی ہو؟

وہ بھائی یہ بہت ڈر گئی تھی اسلیے رو رہی ہے۔احد نے فوراً جواب دیا۔

ہاں میری بھی غلطی ہے میں نے اسے اکیلا چھوڑ دیا اُس مریض کی حالت اتنی خراب ہو گئی تھی اسلیے مجھے ارجنٹ جانا پڑا۔

ہانیہ بلکل خاموش تھی اور بہت ڈری ہوئی بھی باسط نے اسکی یہ حالت دیکھ کر کہا کہ۔۔

ہانیہ تمہیں آرام کی ضرورت ہے تم آرام کرو روم میں اور میڈیسن یاد سے لے لینا۔۔

ہانیہ اپنے روم میں چلی گئی اور وہ دونوں گھر آگ ئے۔

****

باسط اپنے روم میں بیڈ پر لیٹا ہانیہ کے خیالوں میں گم تھا۔۔

دروازے پے مسٹر بلال نے دستک دی لیکن باسط اپنی سوچوں میں اس قدر ڈوبا ہوا تھا کہ اسے اپنے والد کی موجودگی کا احساس ہی نا ہوا۔

باسط۔۔۔ مسٹر بلال نے آواز دی تو وہ بری طرح سے کانپ اٹھا۔۔

جی بابا۔آپ کب آئیں؟

کن خیالوں میں گم ہو بیٹا جو باپ کی آواز بھی سنائی نہیں دے رہی۔۔انہوں نے باسط کو گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

بابا وہ میں بہت تھک گیا ہوں اسلیے شاید۔۔۔۔یہ کہہ کر باسط نے نظریں جھکالی۔

بیٹا آپ کے چہرے کی مسکراہٹ تو کچھ اور ہی بتا رہی ہے۔

مسٹر بلال کو اس پر شک ہوا۔۔

نہیں بابا ایسا کچھ نہیں ہے۔باسط نے ہنس کر کہا۔

کون ہے وہ لڑکی؟؟؟؟؟؟کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جب انہوں نے یہ جملہ کہا تو باسط کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

بابا کیا مطلب؟میں سمجھا نہیں۔۔وہ حیران ہو گیا کیونکہ وہ خود بھی اس بات سے ابھی بے خبر ہے کہ اسے محبت ہو گئی ہے۔۔

بیٹا میں نے ایسے ہی دھوپ میں بال سفید نہیں کیے۔چلو اب بتاؤ مجھے کون ہے وہ؟

بابا ابھی نہیں وقت آنے پر بتاؤنگا ابھی اسکی طرف سے ہاں نہیں ہے اور آپ جانتے ہے کہ میں زبردستی کے رشتے نہیں بناتا۔۔

چلو ٹھیک ہے مجھے انتظار رہیگا اور جیسے ہی اس نے ہاں کہا پھر چٹ منگنی پٹ بیاہ۔ کیونکہ اتنی مشکل سے میرے بیٹے کو کوئی لڑکی پسند آئی ہے تو میں بلکل بھی دیر نہیں کرونگا۔۔

یہ سن کر باسط بہت خوش ہوا اور "بابا" کہہ کر وہ انکے گلے لگ گیا۔۔

****

ہانیہ آج صبح سے احد کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی ہوسپٹل کے دروازے پر اسکی نظرے جمی تھی کافی وقت گزر گیا جب وہ نہیں آیا تو وہ اداس ہو گئی اور موڑ کر واپس اندر جانے لگی تو اچانک کسی نے "پاگل لڑکی" کہہ کر آواز لگائی وہ جھٹ سے پیچھے موڑی تو کوئی نظر نا آیا۔

اس نے اپنے ارد گرد دیکھا کوئی نہیں تھا۔۔

احد چھپ کر اسکی حرکتوں کو نوٹ کر رہا تھا پھر اسے ڈرانے کے لئے وہ اچانک اسکے

سامنے آیا تو وہ واقعی ڈر گئی تھی اور اسے یہ سب کر کے بہت ہنسی آ رہی تھی۔۔

تمہیں کیا ملتا ہے مجھے تنگ کر کے ہاں کبھی سیریس نہیں ہو سکتے تم؟ وہ ایک سانس میں بولتی چلی گئی۔۔

میں ایسا ہی ہوں اور ایسا ہی رہونگا اور تمہاری طرح رہنے سے میں پناہ مانگتا ہوں۔ وہ اسے چھیڑ رہا تھا۔۔

طنز کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ غصے سے بولی۔

آج میڈم میرا انتظار کر رہی تھیں خیریت تو ہے۔۔

جی نہیں میں کیوں کرنے لگی تمہارا انتظار۔۔

جھوٹ کم بولو میں چھپ کر دیکھ رہا تھا کہ کس طرح میری یاد میں تم اداس کھڑی تھی یہاں۔

یاد نہیں کر رہی تھی۔ مجھے کچھ کام تھا اسلیے بس تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔

کیا کام؟ وہ حیران ہوا۔۔

جب سے تم نے مجھے سب کچھ بتایا ہے مجھے یہاں گھٹن محسوس ہو رہی ہے مجھے تھوڑی

دیر کے لئے باہر لے چلو میں اپنے گھر ایک بار جانا چاہتی ہوں۔۔

وہ اس سے التجا کر رہی تھی۔۔

بس اتنی سی بات ہے اور میں سمجھ رہا تھا کہ کوئی بہت بڑا کام ہے۔

خیر میں تمہیں لے جاؤنگا لیکن یہاں سے نکلنا تھوڑا مشکل ہے کیونکہ تم ایک پاگل ہو اسلیے تم ہوسپٹل کے پیچھے والے راستے میں آنا وہاں میں تمہیں حجاب لا کر دونگا اسے پہن کر ہم باآسانی یہاں سے نکل جائینگے۔

وہ اسکی بات سے سہمت تھی اور حیران بھی۔۔

تم وہاں میرا ویٹ کرو میں آتا ہوں۔۔

تم کہاں چلے؟

حجاب کا بندوبست کرنے کیونکہ وہ آسمان سے نازل نہیں ہوگا اس کے لئے مجھے مارکیٹ جانا ہوگا۔ سمجھی پاگل۔

وہ جب جانے لگا تو وہ اسکی بات پر مسکرائی کیونکہ احد کی باتیں اسے ہنسنے پر مجبور کر دیتی تھی۔

****

اتنے سالوں بعد وہ آج ہوسپٹل سے باہر نکلی تھی.

اسے اپنے ارد گرد کا سارا منظر بہت دلکش لگ رہا تھا۔

احد کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی لیکن ایک بار بھی اس نے اسکی طرف نہیں دیکھا جس پر اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی وہ اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

یہ کیا کر رہے ہو؟ گاڑی آہستہ چلاؤ۔۔

ایک شرط پر اگر تم پورے راستے مجھ سے بات کرو گی تو۔۔

حد ہے۔ وہ منہ بنا کر بولی۔۔

"حد ہے "نہیں" یہ احد ہے" وہ اپنے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے بہت اکڑ سے بولا۔۔

ایک بات بتاؤ تم اپنے گھر کیوں جانا چاہتی ہو اب تو وہاں کوئی نہیں رہتا؟

تم نہیں سمجھو گے۔ وہ اداس لہجے میں بولی۔

احد اب مزید اسے تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا اسلیے وہ خاموش ہو گیا۔۔

وہ اپنے گھر کے باہر کافی دیر تک بیٹھی رہی اور اس گھر میں گزارے ہوئے ہر ایک لمحے کو یاد کرتی اور رونے لگتی۔

احد اسے مسلسل دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں خود سے کہہ رہا تھا کہ۔

آج جتنا رونا ہے رو لو اس کے بعد تو میں تمھاری زندگی خوشیوں سے بھر دونگا ایک آنسو بھی تمھاری آنکھوں میں آنے نہیں دونگا۔

کچھ دیر بعد ہانیہ نے خود کہا۔اب ہمیں چلنا چاہیے ڈاکٹر باسط کو اگر میں ہوسپٹل میں نہیں ملی تو پروبلم ہو جائے گی۔

ہاں لیکن اس سے پہلے کچھ کھا لیتے ہیں کیونکہ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔

تو چلیں پھر۔۔

احد اس کے ساتھ مزید ٹائم گزارنا چاہتا تھا اسلیے بھوک کا بہانہ کیا۔۔

احد نے گاڑی ایک پارک کے سامنے روکی کیونکہ ہانیہ کسی بھی ہوٹل میں جانا نہیں چاہتی تھی۔

لو تمھارے کہنے پر میں کسی ہوٹل میں نہیں جا رہا اس لئے یہ پارک ٹھیک ہے۔

اب یہاں جانے سے منع نہیں کرنا پلیز۔اس نے ہاتھ جوڑ کر بولا۔

مجھے لوگوں کا ہجوم پسند نہیں ہے اسلیے منع کیا تمہیں۔۔

وہ اتنے سالوں سے اکیلی رہی اسلیے لوگوں کے بیچ آنے سے کترا رہی تھی۔

اچھا بابا ٹھیک ہے۔اب یہ بتاؤ کیا کھاو گی؟ تمہیں کھانے میں کیا پسند ہے؟

کچھ نہیں کھانا مجھے۔

واہ میں کھاونگا اور تم منہ دیکھو گی۔اگر تم کچھ نہیں کھاو گی تو میں بھی نہیں کھا رہا ایسے ہی بھوکا رہونگا اور کیا پتا اگر بھوک سے بے ہوش ہو گیا تو بعد میں مجھے نہیں بولنا۔وہ بچوں کی طرح منہ بنا کر بولا۔

ڈرامے باز۔تم کچھ نا کچھ ایسا کرتے ہو کہ مجھے تمہاری بات ماننی ہی پڑتی ہے۔

تو بتاؤ پھر کیا کھاو گی اور ہاں جو چیز تمہیں بہت زیادہ پسند ہے وہی بتانا۔وہ آنکھیں بڑی کر کے اسے حکم دے رہا تھا۔

اگر وہ چیز نا ملی تو؟؟

میں تمھارے لئے اسے کہیں سے بھی لے آونگا مگر لاؤنگا ضرور۔وہ اسکی آنکھوں میں

دیکھ کر بولا۔اب بتاؤ بھی۔۔

مجھے "گول گپے" بہت پسند ہیں۔

افف گول گپے۔یہ تو یہاں سامنے ہی مل جائیگے تم پارک کے اندر میرا ویٹ کرو میں لے کر آیا۔وہ خوشی سے اسکی من پسند چیز لینے کے لئے گیا۔

یہ لو میڈم آپ کی من پسند ڈش۔اسنے پلیٹ لہراتے ہوئے اسکے قریب کیا۔

تم اپنے لئے کچھ نہیں لائے؟وہ حیرانگی سے بولی۔

تم کیا یہ پورے گول گپے خود اکیلی ہی کھانے والی ہو۔احد نے پلیٹ دکھاتے ہوئے اس سے پوچھا۔

ہاں تو۔وہ جھٹ سے بولی۔

او پاگل لڑکی اپنی صحت دیکھو اور اس پلیٹ کو۔

تم نظر لگا رہے ہو میرے کھانے پر؟اس نے غصے سے کہا۔

نہیں بتا رہا ہوں۔ خیر لو پورا کھالو اور اگر یہ بھی کم پڑ جائے تو بتا دینا اور لا دونگا۔اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

بعد میں پکالے آؤ گے؟

ہاں بابا لے آؤنگا اب کھانا شروع کرو۔

اگر بعد میں لے آؤ گے تو ابھی میں تم سے یہ گول گپے شئیر کر سکتی ہوں۔

وہ پہلے تو اسے گھورا اور پھر اسکی اس بات پر خوب ہنسنے لگا۔۔

کھانے کے کچھ دیر بعد ہانیہ نے واپس جانے کا ذکر کیا اور جانے کے لئے چیئر سے اٹھی تو احد نے اسے پھر پاگل لڑکی کہہ کر آواز دی۔۔۔

سنو پاگل لڑکی۔۔۔

یہ کیا تم ہر وقت پاگل پاگل کہتے رہتے ہو اب تو تمھیں میرا نام پتا چل گیا ہے تو پھر مجھے میرے نام سے پکارو۔۔۔

بلکل بھی نہیں کیونکہ جب تک تم اس پاگل خانے میں رہو گی میں تمھیں پاگل ہی کہونگا۔۔۔

تم سے بحث کرنا ہی فضول ہے۔۔۔۔

اچھا اب پھر سے لڑائی شروع نہیں کرو کیوں کہ آج میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

مجھے پتا ہے پھر سے بکواس ہی کرو گے مجھے نہیں سننا کچھ بھی۔۔

تم بس مجھے یہاں سے لیکر چلو۔۔۔

یار میری بات تو سنو۔۔

اسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے جانے سے روکنا چاہا۔۔۔۔

تم نے پھر میرا ہاتھ پکڑا۔۔اسے ایک بار پھر اسکی اس حرکت پر شدید غصہ آیا۔۔۔

اچھا بابا! سوری سوری اب نہیں کرونگا پلیز غصہ نہیں ہو۔۔۔بس ایک بار میری بات سن لو۔۔۔

جلدی کہو کیا کہنا ہے۔۔۔

"تم میرے بارے میں کیا سوچتی ہو"؟؟

یہی کہ تم بہت بدتمیز, لاپرواہ اور خودغرض لڑکے ہو۔۔۔

میں مانتا ہوں کہ میں بہت لاپرواہ ہوں لیکن بدتمیز اور خودغرض نہیں ہوں۔۔

اور پتا ہے میری ماما کیا کہتی ہیں کہ میں بہت لاپرواہ ہوں اپنی کوئی چیز سنبھال کر نہیں

رکھ سکتا اپنی دنیا میں مگن کسی بات کی کوئی فکر نہیں۔

ایک اور بات بتاؤں تمہیں۔۔میں اپنی زندگی میں کسی بات پر بھی کبھی سیریس نہیں ہوا۔۔

سب کا کہنا ہے کہ مجھے کوئی نہیں سنبھال سکتا اور میری ماما کہتی ہیں کہ میری لائف میں ایسی لڑکی آنی چاہیے جو مجھے نہیں بلکہ میں اسے سنبھالوں۔۔۔وہ اپنے دل کی بات بتانے سے پہلے اسے اپنے بارے میں بتا رہا تھا۔

تم مجھے کیوں بتا رہے ہو یہ سب؟ وہ حیران تھی اسکی بات پر

وہ اسکے قریب آیا اور بہت نرم لہجے میں اس سے کہا کہ "کیونکہ میں تمھیں سنبھالنا چاہتا ہوں"

یہ کیا کہہ رہے ہو؟ تم ہوش میں تو ہو۔۔۔

پورے ہوش میں ہوں۔۔

میں نے جب پہلی بار تمھیں دیکھا تھا اس دن ہی تم میرے لئے بہت خاص بن گئی تھی ہر وقت تمہارا چہرہ میری نظرو کے سامنے رہتا تھا لیکن تمھارے ماضی کی وجہ سے میں

چپ رہا۔۔

لیکن آج میں تمھیں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم نے میری محبت قبول کر لی تو میں تمہیں ہر وہ خوشی دونگا جس سے آج تک تم محروم رہی۔۔

یہ ناممکن ہے کیوں کہ میں ایک یتیم ہوں اور میں نے اپنی زندگی کے تین سال ایک پاگل خانے میں گزارے ہیں اور میرے ماضی کی تلخ حقیقتوں سے تم پوری طرح واقف ہو۔۔

اب لوگوں کی نظروں میں صرف ایک پاگل ہوں میں۔۔

میں نے اپنی پہچان خود ختم کی ہے۔۔

مجھے میرے نام سے اب کوئی نہیں جانتا۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی اور وہ بے تحاشا رو رہی تھی روتے روتے وہ زمین پر گر پڑی۔۔۔

احد نے اسے سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں تمھیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں یہ ضروری ہے۔۔

لوگ کیا سوچتے ہیں یہ ضروری نہیں ہے۔۔اگر ہم ہر بار لوگوں کے بارے میں سوچے گے تو کبھی خوش نہیں رہ سکیں گے۔۔

اور میں تمھیں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔۔۔۔۔

کیا جانتے ہو میرے بارے میں ؟اسنے دبی ہوئی آواز میں پوچھا۔۔

سب کچھ۔۔کہ تم نے کس طرح اپنے آپ کو ان غلطیوں کی سزا دی جو تم نے کبھی کی ہی نہیں۔۔

اور تم نے کس طرح اپنی عزت کو بچانے کے لئے ایک پاگل خانے کا انتخاب کیا۔۔۔

تم بہت پاکیزہ ہو ہانیہ اور میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

میں اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ یوں نہیں کر سکتی مجھے تھوڑا وقت چاہیے وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے میں تمہیں پانچ منٹ دیتا ہوں جلدی فیصلہ کرو۔

اتنی جلدی نہیں مجھے کل تک کا تو ٹائم دو آخر شادی کا سوال ہے۔

یار میں بلکل بھی ویٹ نہیں کر سکتا تم کیوں نہیں سمجھ رہی۔

میں کل ہی بتاؤ نگی اور اگر تم نے اب ضد کیا تو میں ابھی انکار کر دو نگی۔

اچھا بابا ٹھیک ہے۔

پلیز نہ نہیں کہنا میں کل تک کا ویٹ کر لو نگا لیکن مجھے جواب ہاں میں چاہیے۔

اور اگر جواب نہ میں ہوا تو۔ وہ اسے ڈرا رہی تھی۔

اس بارے میں سوچا نہیں ہے اور مجھے سوچنا بھی نہیں ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جواب "ہاں" ہی ہو گا۔ اس بات پر ہانیہ نے اسکی طرف پیار سے دیکھا اور اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھر گئی اور وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھنے لگے۔۔

****

باسط ہوسپٹل میں ہانیہ کو ہر جگہ تلاش کر رہا تھا لیکن وہ اسے کہیں نہیں مل رہی تھی ہانیہ کے لئے اسکا اس قدر فکر مند ہونا وہاں کے لوگوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر رہا تھا کہ ان دونوں کے درمیان کوئی قریبی تعلقات ہے۔

ہانیہ کو احد ہوسپٹل ڈراپ کرتا ہے اور اسے جاتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ

میں کل تمہارا ہوسپٹل کے پیچھے والے ایریا میں ویٹ کرونگا یاد سے آجانا۔

ہانیہ حجاب میں ہوسپٹل کے اندر داخل ہوتی ہے اور سامنے ایک خالی روم میں جا کر حجاب اتار دیتی ہے اور جب باہر آتی ہے تو سب لوگ اسے ہی گھور رہے ہوتے ہیں۔

وہاں پر موجود ہر شخص اس پر طرح طرح کے الزامات لگا رہا ہوتا ہے۔

وہ ان لوگوں کی باتیں سن کر چونک جاتی ہے۔

سب لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ۔۔

"مجھے تو پہلے سے ہی لگتا تھا کہ یہ پاگل نہیں ہے۔

ہاں سہی کہہ رہی ہو تم اور اب تو ڈاکٹر باسط بھی اسے کتنی اہمیت دینے لگے ہیں۔

اس کے لئے الگ روم تیار کیا اور پارٹی میں بھی اتنا خوبصورت ڈریس وہ صرف اس کے لئے ہی لے کر آئیں۔

مجھے تو لگتا ہے کہ اس کا اور ڈاکٹر باسط کا کوئی چکر چل رہا ہے"۔

ان کی باتوں سے لگ رہا تھا کہ وہ لوگ جان بوجھ کر اسے ہی باتیں سنانے کے لئے آپس میں بات کر رہے ہوں۔

ہانیہ سے یہ سب برداشت نہ ہوا اور وہ اپنے کانوں میں ہاتھ رکھ کر رونے لگی۔۔

باسط نے جب یہ سب سنا تو اپنے اسٹاف کو سخت لہجے میں ڈانٹا اور ہانیہ کی طرف اٹھتے سوالوں کو کڑا جواب دیا۔اور ساتھ اس بات کی ضمانت دی کہ وہ اسے بہت جلد اپنانے والا ہے اور ہانیہ سے شادی کر کے اسے ایک نئ پہچان دیگا۔

باسط کا یہ جواب سن کر سب نے خاموشی سے سر جھکالیا اور ہانیہ یہ سن کر حیران ہو گئ۔

اسکی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کریں باسط نے سب کے سامنے اتنی بڑی بات کی وہ بھی اس سے پوچھے بغیر۔

میں جانتا ہوں تم میرے اس فیصلے سے حیران ہو لیکن میں کیا کرتا لوگوں کے اٹھتے سوالوں کا یہی جواب تھا میرے پاس۔

باسط اسے وضاحتیں دے رہا تھا لیکن وہ خاموش بیٹھی اس کی باتیں سن رہی تھی ابھی کچھ ہی لمحے پہلے وہ اس بات سے اندر ہی اندر خوش ہو رہی تھی کہ احد نے اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے تو دوسری طرف باسط کا سب کے سامنے یہ کہنا اسے مزید الجھنوں میں ڈال دیتا ہے وہ ایک بے جان شئے کی طرح خاموش بیٹھی یہ سوچ رہی تھی کہ آج

یہ کیا کیا ہو گیا میرے ساتھ کچھ دیر پہلے مجھے لگا کہ میری زندگی میں خوشیوں نے پھر سے دستک دی ہے لیکن پھر یہ سب کیوں اور کیسے۔۔۔یہ واقعی حقیقت ہے یا پھر کوئی خواب وہ اپنی سوچوں میں اس قدر ڈوبی ہوئی تھی کہ جب باسط نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسکا رخ اپنی جانب موڑا تو وہ بری طرح کانپ اٹھی۔۔

کیا ہوا تم ڈر کیوں رہی ہو؟

ا۔پ۔آپ نے سب کے سامنے یہ کیا کہہ دیا آپ کو کچھ اندازہ بھی ہے وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے اسلیے مجھے کوئی فکر نہیں کہ اب کیا ہو گا اور کیسے وہ اسے مظبوط لہجے میں سمجھا رہا تھا۔۔

آپ سچ میں مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں وہ بھی چند لوگوں کی باتوں میں آکر؟

میں تم پر کوئی احسان نہیں کر رہا اور نہ ہی لوگوں کی باتوں میں آکر تمہیں اپنانا چاہتا ہوں۔

تو پھر یہ سب کیوں کہا آپ نے؟؟؟؟وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر بولی۔۔

میں تم سے سچ میں محبت کرتا ہوں اور تم سے یہ بات کہنے ہی والا تھا لیکن یہ سب ہو گیا۔

کیا۔۔؟ باسط کی بات پر وہ حیران ہوئی اس کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے کہ وہ کچھ کہے۔۔

ہانیہ اگر تم نے اس شادی کے لئے ہاں کہا تو میں اپنے والدین کو تم سے ملواونگا اور کچھ بھی کہنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ یہ جگہ تم جیسی نارمل لڑکی کے لئے نہیں ہے اور تم ان پاگلوں کے بیچ بلکل بھی سیو نہیں ہو اور کب تک تم اس پاگل خانے میں رہو گی اپنی لائف میں آگے بڑھو۔

باسط کو کچھ بھی کہنے سے پہلے وہ احد کے بارے میں سوچتی ہے جو اس کے جواب کا منتظر تھا اور کل کے انتظار میں یہاں سے روانہ ہوا تھا وہ اسکے ساتھ گزارے ہوئے ہر لمحے کو یاد کر رہی تھی لیکن جب باسط کو اپنے سامنے دیکھا تو اسے باسط کے احسانات یاد آگئے جو اس نے اس پر کیے۔

اسے اس ہوسپٹل میں رہنے کی جگہ دی اسکا علاج کیا اور اب اس سے شادی کر کے اسے اپنانا چاہتا ہے وہ کیسے اسے منع کر سکتی تھی.اور اب تو اسنے سب کے سامنے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ وہ اس سے شادی کرئے گا اور اگر وہ باسط کو انکار کرتی ہے تو لوگوں کے سامنے اس کا نام خراب ہو گا جو وہ ہرگز نہیں چاہتی۔

جواب دو کیا سوچ رہی ہو؟ باسط کے کہنے پر وہ گھبر اگئی۔

آپ پہلے اپنے والدین سے پوچھ لیں۔

کیا وہ مجھے اپنا ینگے؟

ہانیہ کا یہ جواب سن کر باسط خوش ہوا کہ وہ انکار نہیں کر رہی۔

اگر میرے والدین کو کوئی اعتراض نہیں ہوا تو کیا تم شادی کر و گی؟؟ باسط نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تو اسنے نظرے جھکالی اور اشاروں میں "ہاں" کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

بابا کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ باسط نے روم میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لی۔۔

جی بیٹا۔۔

آج ہوسپٹل سے جلدی آگئے تم خیریت تو ہے انہوں نے اخبار کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

جی بابا آج آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔

کس بارے میں؟

آپ کل پوچھ رہے تھے کہ وہ لڑکی کون ہے جسے میں پسند کرتا ہوں۔وہ دھیمے لہجے میں بول رہا تھا۔۔

ہاں۔۔۔تو کیا اس لڑکی نے ہاں کر دی؟وہ باسط کے دونوں بازوں کو پکڑ کر پوچھ رہے تھے۔

نہیں بابا۔اسنے کہا ہے کہ پہلے میں آپ اور ماما سے پوچھ لوں۔

ہماری طرف سے تو ہاں ہیں کیونکہ میرے بیٹے کی پسند غلط ہو ہی نہیں سکتی۔۔

بابا لیکن یہ وہی لڑکی ہے جو میرے ہوسپٹل میں زیر علاج ہے اور جس کے بارے میں۔میں نے آپ کو بتایا تھا۔

کیا۔۔؟تم اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہو تمہیں اندازہ بھی ہے کہ کیا بول رہے ہو۔

انہوں نے سخت لہجے میں باسط کو کہا۔۔

بابا وہ لڑکی پاگل نہیں ہے۔اور آپ تو سب کچھ جانتے ہیں پھر یہ سب کیوں؟باسط انکے انداز سے مایوس ہو گیا اور سر جھکا کر انکے سامنے کھڑا تھا۔

باسط کو اداس دیکھ کر وہ ہلکا سا مسکرائے اور کہا کہ ۔

میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔

مجھے معلوم ہے میرا بیٹا جو بھی کرتا ہے اس میں کسی کی بھلائی ہوتی ہے اور تم نے جو فیصلہ کیا ہے وہ بلکل درست ہے آج مجھے تم پر فخر ہو رہا ہے کہ تم میرے بیٹے ہو۔

بابا آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔ باسط نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

احد کی طرح تھوڑی شرارت میں بھی کر سکتا ہوں آخر باپ کس کا ہوں۔۔

جی بابا بلکل۔۔

بابا اگر ماما نے اس رشتے سے انکار کر دیا تو؟ وہ خفگی سے بولا۔

انہیں میں اپنے طریقے سے سمجھادونگا لیکن جہاں تک میرا خیال ہے انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا کیونکہ ان کے لئے یہی کافی ہے کہ تم نے شادی کے لئے ہاں کر دی۔۔

خیر تم یہ بتاؤ کہ ہماری ہونے والی بہو سے کب ملوا رہے ہو؟

اس بات پر باسط مسکرانے لگا۔

جب آپ کہیں۔

تو پھر کل چلتے ہیں تمہارا رشتہ لے کر اور بات پکی کر دیتے ہیں۔

یہ سن کر باسط نے مسٹر بلال کو گلے لگا لیا

۔احد آج بہت خوش نظر آ رہا تھا اس کا بس نہیں چلتا کہ وہ پوری دنیا کو چیخ چیخ کر کہتا کہ مجھے محبت ہو گئی ہے لیکن اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے وہ ہانیہ کے جواب کا منتظر تھا اور اس سے ملنے کے لئے بہت بے تاب ہو رہا تھا۔

احد تمہیں تو کوئی لڑکی انکار کر ہی نہیں سکتی آخر اتنے ہینڈسم بندے کو بھی بھلا کوئی منع کر سکتا ہے۔

وہ آئینے میں خود کو دیکھ کر بول رہا تھا اور اپنے بالوں کو سیٹ کرنے لگا۔۔

احد۔۔۔۔۔۔۔۔؟ مسٹر بلال نے اسے آواز دی تو وہ اپنے روم سے باہر آیا۔۔

جی بابا۔آپ نے مجھے بلایا وہ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے بولا۔

جلدی سے تیار ہو جاؤ ہمیں نکلنا ہے۔۔ مسٹر بلال نے مٹھائی کے ڈبے نوکر کو دیتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں جانے کی تیاری ہورہی ہے اور آپ سب اتنے خوش نظر آرہے ہیں کوئی خاص بات ہے کیا؟

احد نے سب تیاری دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

باسط نے اپنے لیے لڑکی پسند کرلی ہے اور ہم سب وہیں جارہے ہیں اور تمہیں بھی ساتھ چلنا ہے۔

کیا۔۔۔بھائی شادی کے لئے مان گ ئے۔وہ یہ سن کر خوشی سے جھوم اٹھا۔

تمہیں تواپنے دوستوں سے فرصت ہی نہیں ملتی کہ تم اپنے گھر والوں کوٹائم دو۔۔گھر میں رہتے ہو لیکن اتنی بھی زحمت نہیں کرتے کہ فیملی کے ساتھ بیٹھ کر تھوڑی باتیں کرلو۔

۔مسٹر بلال طنزیہ لہجے میں اس سے مخاطب ہوئی یں۔۔

اس سے پہلے کے احد اس لڑکی کے بارے میں کچھ پوچھتا کہ وہ کون ہے؟اور باسط کو وہ لڑکی کہاں ملی؟مسٹر بلال کی ڈانٹ سے وہ سب بھول گیا۔

مسٹر بلال کو کام میں مصروف دیکھ کر وہ سائیڈ سے نکل رہا تھا کیونکہ اسے ہانیہ کے لئے

کچھ گفٹ لینا تھا اور آج کا دن وہ کسی صورت میں خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

جیسے ہی وہ اپنے قدم گھر سے باہر نکالتا ہے مسٹر بلال اسے دیکھ لیتے ہیں۔

احد۔۔۔۔کہاں جا رہے ہو اب تم؟؟ مسٹر بلال نے غصے میں کہا۔۔

بابا میری ہونے والی بھابھی کو میرا اسلام کہنا۔

مجھے بہت ضروری کام ہے میں شام تک گھر آ جاؤنگا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے مسٹر بلال اسے کچھ کہتے وہ جلدی میں یہ بولتے ہوئے وہاں سے نکلا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

باسط اپنے والدین کو لے کر ہانیہ کے پاس پہنچتا ہے وہ اپنے روم میں اداس بیٹھی ہوتی ہے

جب باسط کی والدہ اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتی ہیں تو وہ چونک جاتی ہے۔

آپ۔۔۔وہ انہیں دیکھ کر کھڑی ہو گئی۔

ماشااللہ میری ہونے والی بہو تو لاکھوں میں ایک ہے۔وہ ہانیہ کو گھور کر بولی۔

ہانیہ اچانک ان لوگوں کو دیکھ کر حیران تھی۔

ماننا پڑے گا میرے بیٹے کی پسند واقعی قابل تعریف ہے۔ مسٹر بلال کے چہرے پر خوشی نمایاں تھی اور وہ باسط کی پسند پر بہت خوش نظر آرہے تھے۔

میں تو کہتی ہوں کہ آج ہی ہانیہ کو اپنے گھر لے چلتے ہیں۔

محترمہ اپنے جذبات پر قابو رکھیں آخر ہمارے بڑے بیٹے کی شادی ہے اتنی سادگی سے تھوڑی کرینگے۔

جانتی ہوں اسلیے تو پوری تیاری کے ساتھ آئی ہوں۔ انہوں نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے بہت سے تحائف، رسم کے کپڑے اور مٹھایاں وغیرہ دے کر کل کی رسم (یعنی منگنی) کی اجازت طلب کی۔۔

باسط کی والدہ جس طرح ہانیہ کو پیار اور شفقت سے دعائیں دے رہی تھیں اسکی آنکھوں میں آنسو آگۓ۔

ماں کی محبت سے محروم لڑکی کو جب ماں جیسی محبت ملی تو وہ خود کو روک نہ سکی اور ان کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی۔

اسکا اس قدر رونا یہ صاف ظاہر کر رہا تھا کہ اسے محبت اور رشتوں کی شدید ضرورت

ہے وہ مزید اور اکیلی نہیں رہ سکتی۔لٰہذا ہانیہ تو انہیں انکار کرنے سے رہی اسلیے وہ سر جھکا کر "ہاں" کر دیتی ہے۔

****

احد ایک خوبصورت سی رینگ ہاتھ میں لیے اسکا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا کیونکہ اس نے کہا تھا کہ وہ ضرور آئیگی۔۔۔

کہاں ہو تم۔۔اب انتظار نہیں ہوتا جلدی سے آجاؤ وہ رینگ کو دیکھ کر کہہ رہا تھا۔

کافی وقت گزر گیا لیکن وہ نہیں آئی وہ اسکے انتظار میں مایوس ہو چکا تھا۔

اسنے مزید انتظار کرنا ضروری نہیں سمجھا اور ہوسپٹل کے اندر داخل ہو گیا اور سب سے پہلے اسے روم میں چیک کیا لیکن وہ وہاں موجود نہیں تھی جس پر وہ پریشان ہوا۔

ہوسپٹل کے ہر کونے کونے میں وہ اسے تلاش کر رہا تھا لیکن وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دی۔۔

اسے اس قدر ڈھونڈتے دیکھ کر ہانیہ منہ دبا کر رونے لگی جو اس کا سامنا کرنے سے کترا رہی تھی اس میں اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ وہ اسے کچھ کہے اسلیے وہ اس سے چھپ رہی

تھی۔۔

احد تھک ہار کر ایک جگہ بیٹھ گیا اور کل جو وہ کہہ کر گئی تھی اس پر غور کرنے لگا۔

باسط نے جب اسے کال کیا تو وہ ہوش میں آیا۔۔

جی بھائی بولیں۔۔۔اسنے اداس لہجے میں کہا۔

کہاں ہو تم۔۔۔؟اور آج ہمارے ساتھ کیوں نہیں آئے.

تمہیں اندازہ بھی ہے کہ بابا تمہاری اس حرکت سے کتنے ناراض ہوئے ہیں۔۔۔۔

باسط کا اتنا سب کہنے پر اسکے منہ سے صرف ھمم۔۔۔۔ہی نکلا۔

تم جہاں بھی ہو ابھی کے ابھی گھر آؤ۔۔باسط نے سخت لہجے میں یہ کہہ کر کال کاٹا۔۔

احد مایوس ہو کر ہوسپٹل سے نکل رہا ہوتا ہے لیکن اسکی نظریں ابھی بھی اسے ہی ڈھونڈ رہی ہوتی ہیں اور وہ بار بار پیچھے موڑ کر دیکھتا ہے کہ کہیں سے وہ اسے نظر آ جائے۔۔

****

گھر پہنچ کر تو وہ اور زیادہ حیران ہوتا ہے پورے گھر کو دلہن کی طرح سجایا جا رہا تھا اور گھر

کا ہر فرد کسی نہ کسی کام میں مشغول تھا۔

باسط مہمانوں کی لسٹ بنانے میں مصروف تھا، اسکی ماما نوکروں سے گھر کی سجاوٹ کروانے میں اور مسٹر بلال کال میں اپنے دوستوں کو انوائٹ کر رہے تھے۔

احد گھر کے چاروں اطراف کو گھور رہا تھا۔۔

ابھی تو کچھ دیر پہلے میں یہاں سے نکلا تھا تو سب کچھ ٹھیک تھا پھر یہ اچانک کیا ہو گیا۔۔؟ احد سوچ میں پڑ گیا۔

گھر آنے کی فرصت مل گئی جناب کو۔ مسٹر بلال اسے دیکھتے ہی تلخ لہجے میں بولیں..

سوری بابا۔۔ مجھے کچھ ضروری کام تھا اسلیے جانا پڑا۔ وہ سر جھکائے اپنی غلطی پر شرمندہ تھا۔۔

میری بات کان کھول کے سن لو کل گھر میں فنکشن ہے اور سارے انتظامات تمہیں ہی سنبھالنے ہیں اور میں اس بار تمہاری کوئی لاپرواہی ہر گز برداشت نہیں کرونگا ۔

کل فنکشن کس لیے بابا؟ ابھی تو میرا رزلٹ بھی نہیں آیا۔ اس سیریس کنڈیشن میں بھی اسے مذاق سوجھی۔۔

دیکھ رہی ہیں آپ اپنے بیٹے کو میری ہر بات کو یہ مذاق میں لیتا ہے پتا نہیں یہ کب سیریس ہو گا اپنی لائف میں۔۔ مسٹر بلال نے شدید غصے میں کہا۔۔

باسط نے اشارے میں احد کو چپ رہنے کا کہا تو وہ خاموش ہو گیا۔۔

بابا سوری۔۔اب آپ جو بولینگے میں وہیں کرونگا پلیز مجھے معاف کر دیں۔

وہ کان پکڑ کر سوری کر رہا تھا اس کے اس انداز پر مسٹر بلال مسکرا کر رہ گئیں..

کل تمھارے بھائی کی انگیجمنٹ ہے اور اسی ہفتے نکاح بھی ہے اس لئے گھر پر بہت کام پڑا ہے اور تمہیں ان کاموں میں ہاتھ بٹانا ہے۔۔

کیا۔۔۔؟ابھی تو آپ لوگ لڑکی دیکھنے گئے تھے پھر اچانک انگیجمنٹ اور نکاح کا پلان بھی کر لیا۔۔واہ بھئی

اور بھائی آپ تو شادی کرنا ہی نہیں چاہتے تھے پھر یہ "چٹ منگنی پٹ بیاہ" کا کیا سین ہے۔؟وہ باسط کو مسلسل چھیڑ رہا تھا۔۔

یہ ساری باتیں بعد میں کرنا یہ کچھ کارڈ ہیں اسے آج ہی سب کو دینا ہے میں نے قریبی رشتے داروں کو فون پر کہہ دیا اور جو رہ گئے ہیں انکی ذمہ داری تمہاری ہے مسٹر بلال

نے کارڈ کا بنڈل اسکے ہاتھوں میں تھما کر کہا۔۔

باباوہ سب تو ٹھیک ہے لیکن یہ تو بتائیں سب کچھ اتنی جلدی کرنے کی وجہ۔۔۔؟

تم ابھی بچے ہو۔ نہیں سمجھو گے اسلیے جو کام دیا ہے وہ کرو۔

احد اس بات پر سب کو گھور کر رہ گیا۔اور منہ بناتے ہوئے وہاں سے نکلا۔۔

وہ اب بھی اس بات سے انجان ہے کہ وہ لڑکی ہانیہ ہی ہے جس سے باسط کی شادی ہو رہی ہے کیونکہ گھر پر ہر کوئی کام میں اس قدر مصروف تھا کہ کسی نے اسے کچھ بھی بتانے کی زحمت نہیں کی اور اسکے ہاتھوں میں کارڈ پکڑا کر اسے روانہ کر دیا۔۔

باباآپ سب کچھ اتنی جلدی کیوں کر رہے ہیں آخر وجہ کیا ہے؟؟

باسط اس بات سے حیران تھا کہ باباایک ہی ہفتے میں شادی کیوں کروانا چاہتے ہیں۔۔۔

تم جانتے ہو کہ ہانیہ ایک یتیم لڑکی ہے اور اسنے تین سال ایک پاگل خانے میں گزارے ہیں اور یہ بات صرف ہم جانتے ہیں کہ اس نے کن حالاتوں کا سامنا کیا ہے لیکن ہمارے آس پاس کے لوگ اس بات کو نہیں سمجھیں گے اسلیے بہتر یہی ہے کہ شادی جلد از جلد ہو جائے تاکہ لوگوں کو بولنے کا موقع ہی نہ ملے۔

بابامیں آپ کی بات سے سہمت ہوں لیکن ہانیہ کی رائے بھی ضروری ہے۔۔

جب تم دونوں اس شادی کے لئے راضی ہو تو پھر جلدی شادی سے ہانیہ کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ تم ہانیہ کے رہنے کا کہیں اور بندوبست کر واسکا ہوسپٹل میں رہنا اب مناسب نہیں ہے۔۔

جی بابا آپ بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں میں کل ہی ہانیہ کے رہنے کا انتظام کرتا ہوں۔۔۔

****

باسط صبح ہی ہوسپٹل پہنچ کر ہانیہ سے ملتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ۔۔

ماما نے آج شام کے لئے یہ کپڑے دیئے ہیں تمہیں اور تم اپنا سارا سامان پیک کر لو آج سے تم یہاں نہیں رہو گی۔۔

تو پھر میں کہاں رہو نگی۔وہ خفگی سے بولی۔۔

گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے دراصل ہماری شادی ہو رہی ہے تو بابا نے کہا ہے کہ تمہارا ہوسپٹل میں رہنا مناسب نہیں.

اسلیے آج سے تم میرے دوست کے فلیٹ میں رہو گی اور ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم وہاں بلکل سیف ہو اس فلیٹ میں میرے دوست کی فیملی بھی رہتی ہے۔

اور یہ موبائل تمھارے لیے۔

باسط نے مسکراتے ہوئے موبائل اسکی طرف بڑھایا تو وہ لینے سے ہچکچا رہی تھی۔۔

لو۔۔۔باسط نے زبردستی اسے موبائل تھمایا۔۔

میں نے اس موبائل میں گھر کے سب ہی لوگوں کے نمبر سیو کر دیے ہیں اگر تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو ایک کال کر لینا۔۔

اور مجھے تم سے ایک بات کی اجازت لینی تھی۔۔

کون سی بات۔۔؟؟ وہ معصومیت سے بولی۔۔

بابا اس ہی ہفتے ہمارا نکاح کروانا چاہتے ہیں۔۔

وہ یہ سن کر چونک گئی تو باسط نے فوراً کہا۔

اگر تم نہیں چاہتی تو میں منع کر دونگا۔۔

میں اس بارے میں کیا کہوں جیسا آپ لوگ ٹھیک سمجھیں۔اسنے نکاح کی اجازت دی

تو باسط کو اطمینان آگیا کہ ہانیہ کو اس بات سے کوئی اعتراض نہیں۔

احد اپنے بابا کے ڈر سے صبح ہی جلدی اٹھ کر کاموں میں لگ گیا اور کام کے دوران اسے جب بھی موقع ملتا تو وہ ہانیہ کے بارے میں ہی سوچتا وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ کل کیوں نہیں آئی۔۔ لیکن کام میں وہ اس قدر مصروف تھا کہ اسے ہانیہ کے پاس جانے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔

****

شام میں سارے مہمان تشریف لا چکے تھے اور احد اب بھی کاموں میں لگا تھا۔۔۔

بیٹا سارے مہمان آچکے ہیں اب تم بھی تیار ہو جاؤ۔

جی ماما۔۔بس یہ تھوڑا سا کام رہ گیا۔

آج میرے بیٹے نے واقعی بہت محنت کی ہے۔۔وہ اس کے چہرے پر پیار سے ہاتھ پھیر کر بولی۔

ماما ایک آپ ہی تو ہے اس گھر میں جنھیں میری محنت نظر آتی ہے باقی سب تو مجھے کام چور سمجھتے ہیں۔وہ ایکٹنگ کر کے بولنے لگا جس پر وہ مسکرائی۔۔

اچھاماما اب میں چلا ریڈی ہونے ورنہ ہر کوئی مجھے دولہے کا بھائی نہیں بلکہ نوکر سمجھے گا۔

یہ کہہ کر وہ تیزی سے اپنے روم کی جانب بڑھا۔

ماما یہ ہانیہ اب تک پارلر سے آئی نہیں؟ باسط کچھ پریشان ہوا۔

میں نے ڈرائیور کو بھیجا ہے بس آتی ہی ہو گی۔ وہ دونوں دروازے پر ہانیہ کی راہ دیکھ رہے تھے۔

آپ دونوں دروازے پر کیا کر رہے ہیں۔ احد نے ان دونوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا اور دروازے کی جانب رخ کر کے کھڑا ہو گیا۔۔

تمہاری ہونے والی بھابھی کا انتظار۔۔ باسط نے جیسے ہی یہ جملہ کہا تو اسکی نظر سامنے سے آتی ہوئی ایک وائٹ کار پر پڑی۔

کار بلکل دروازے کے پاس آکر رکی اور سب اس کار کی جانب متوجہ ہوئے۔

کار کا دروازہ ڈرائیور نے کھولا تو اس میں ایک لڑکی موجود تھی جب اس نے اپنے قدم کار سے باہر رکھے تو اسکی اونچی سینڈل کو احد نے گھورا اس سے پہلے کے وہ لڑکی باہر آتی باسط نے فوراً اس کار کی جانب بڑھ کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اس کار میں موجود لڑکی نے

باسط کا ہاتھ تھاما اور کار سے باہر آئی۔

احد کو وہ لڑکی نظر نہیں آ رہی تھی کیونکہ باسط بلکل اس کے سامنے کھڑا تھا۔ جیسے ہی وہ اس کے سامنے سے ہٹتا ہے تو احد اس لڑکی کو دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے کیونکہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ ہانیہ تھی وہ ان دونوں کو ساتھ میں دیکھ کر یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ یہ واقعی سچ ہے یا کوئی خواب وہ خود کو ہی یہ کہہ کر تسلی دے رہا تھا کہ بھائی نے ضرور ہانیہ کو بھی انوائٹ کیا ہو گا لیکن وہ دلہن کی طرح کیوں تیار ہوئی ہے؟

وہ اپنی آنکھیں بڑی کر کے ان دونوں کو ہی گھورے جا رہا تھا۔۔

جب وہ دونوں اس کے قریب آئے تو احد نے پہلے ایک نظر ہانیہ پر ڈالی اور پھر باسط کو دیکھ کر کہا۔

بھائی یہ سب کیا۔ ہانیہ۔۔ اور آ آ آپ؟ اس نے بہت ہمت کر کے پوچھا اس کی آنکھیں نم ہو چکی تھی اور دل کی دھڑکنے بھی تیز ہونے لگی۔۔

یہی ہے وہ لڑکی جس سے میں شادی کر رہا ہوں اور تم حیران کیوں ہو رہے ہو جب باسط نے یہ کہا تو احد کے سر پر جیسے آسمان ٹوٹا وہ آج سے پہلے کبھی اتنا غمگین نہیں ہوا۔

احد اس سے پہلے کے کچھ کہتا مسس بلال بول پڑی

ماشاءاللہ میری بہو تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔ وہ اسکے گال پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔۔ جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی۔

ماما اب ساری باتیں یہی کرنی ہے یا اندر بھی چلنا ہے کیونکہ سارے مہمان ویٹ کر رہے ہیں باسط نے مسکرا کر کہا۔۔

ہانیہ تم میرے ساتھ آؤ وہ ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے گئی۔

ہانیہ نے جاتے ہوئے ایک نظر احد کو دیکھا تو اس نے اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کو روک رکھا تھا اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے اسے دیکھنے لگا۔

اس محفل میں احد کے علاوہ ہر شخص خوش نظر آ رہا تھا۔

جو شخص ابھی کچھ دیر پہلے سب کو ہنسا رہا تھا وہ اب چھپ چھپ کر اپنے آنسوؤں کو صاف کر رہا ہے۔۔

باسط اب ہانیہ کو رینگ پہنا دو۔

مسٹر بلال نے رینگ باسط کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

باسط نے ہانیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تو احد کانپ گیا اس کے قدم پیچھے ہوئے اور جیسے ہی باسط نے رینگ پہنایا احد کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے.

اور جب ہانیہ سے رینگ پہنانے کے لئے کہا گیا تو اس کے ہاتھ کانپنے لگے۔

اس نے ایک بار اپنے ارد گرد نظر ڈالی تو اسے کہیں بھی احد نظر نہیں آیا وہ ہاتھ میں رینگ لئے اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔

ہانیہ بیٹا رینگ پہناؤ۔۔ مسس بلال نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو وہ ڈر سے کانپ اٹھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔۔۔اسنے گھبرا کر باسط کو رینگ پہنایا۔۔

سب نے ان دونوں کو تحائف کے ساتھ مبارکباد بھی دی۔۔

باسط اپنے دوستوں میں مصروف ہو گیا اور اسکے والدین مہمانوں میں۔ہانیہ اکیلی بیٹھی سب کو دیکھ رہی تھی ویٹر سارے مہمانوں کو جوس سرو کر رہا تھا۔اس نے ہانیہ کو بھی جوس کا گلاس پکڑایا وہ گلاس ہاتھ میں لئے احد کو ڈھونڈنے لگی۔اسکی نظریں صرف احد کو ہی تلاش کر رہی تھی کہ اچانک وہ ایک عورت سے ٹکرا گئی اور جوس اسکی ڈریس پر

گر گیا جس پر وہ عورت پریشان ہو کر اسے سوری کرنے لگی۔۔

کوئی بات نہیں ویسے بھی غلطی میری ہے میں ہی دیکھ کر نہیں چل رہی تھی۔ہانیہ نے اپنی غلطی فوراً مان لی۔۔

مسس بلال یہ دیکھ کر ہانیہ کے پاس آئی اور کہا۔

ہانیہ تمہارا ڈریس تو خراب ہو گیا ہے۔۔

نہیں آنٹی بس تھوڑا سا جوس گرا ہے میں اسے واش کر لونگی۔وہ ٹیشو سے صاف کرتے ہوئے بولی۔۔

اچھا تم ایسا کرو یہ سامنے روم میں چلی جاؤ وہاں واش روم میں تم اپنی ڈریس ٹھیک کر لو۔۔انہوں نے سامنے روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہانیہ اس روم کی جانب بڑھی۔وہ روم احد کا ہوتا ہے اور وہ اپنے روم میں بیٹھا ہوا تھا۔۔

احد بیڈ کے پاس سر پکڑ کر بیٹھا تھا۔۔

ہانیہ کمرے کے اندر داخل ہوئی اسکی پایل کی آواز سے احد اپنا سر اٹھاتا ہے اور وہ دونوں

ایک دوسرے کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔

ہانیہ دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے قدم آگے بڑھاتی ہے۔۔

احد نے ایک غصے بھری نظر اس پر ڈالی اور اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔اسکے چہرے پر تکلیف کے اثرات نمایاں تھے اور اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

کیوں کیا تم نے ایسا؟احد نے سخت لہجے میں پوچھا۔

م۔ما۔میں مجھے کچھ نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے میرا یقین کرو۔وہ سسکیوں کے ساتھ بول رہی تھی۔۔

جب تم میرے بھائی کو پسند کرتی تھی تو مجھے دھوکے میں کیوں رکھا۔کیوں تم نے اس دن مجھے منع نہیں کیا۔

کیوں مجھے یہ کہہ کر گئی کہ میں کل جواب دونگی۔

تم جانتی بھی ہو کہ میں نے کتنا انتظار کیا اس دن تمہارا۔۔وہ اس کے بازو کو جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔۔

جانتی ہوں۔۔لیکن میں مجبور ہوں۔کچھ نہیں کر سکتی تم میری مجبوری کو سمجھو۔وہ

روتی ہوئ ایک سانس میں بولی۔

کیسی مجبوری ہاں۔۔کیا میرے بھائی تمھارے ساتھ زبردستی شادی کر رہے ہیں؟ یہ کہنا چاہتی ہو تم۔۔وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر غصے میں بولا۔

ہانیہ کو احد کا یہ روپ دیکھ کر خوف آرہا تھا وہ کبھی اس کے ساتھ اس طرح سے پیش نہیں آیا۔۔اس نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے اسے سب بتانا شروع کیا۔۔

اس دن جب تم مجھے ہوسپٹل چھوڑ کر گ ۓ اور جب میں ہوسپٹل کے اندر آئ تو میں نے دیکھا کہ وہاں پر سب میرے اور ڈاکٹر باسط کے متعلق عجیب عجیب باتیں کر رہے تھے

۔جس پر ڈاکٹر باسط نے سب سے یہ کہہ دیا کہ وہ مجھ سے شادی کرینگے۔

میں انہیں کیسے منع کرتی ان کے بہت احسان ہے مجھ پر اگر وہ مجھے رہنے کی جگہ نہیں دیتے تو میں کہاں جاتی۔۔اسکی بھیگی ہوئی پلکوں سے اس بات کا اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ یہ شادی مجبوری میں کر رہی ہے۔۔

احد نے جب اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھا تو اس کا دل اسکی طرف نرم ہوا اور اس نے

ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ۔۔

میں بہت پیار کرتا ہوں تم سے تمہیں میں خود سے دور برداشت نہیں کر سکتا۔۔

نہیں دیکھ سکتا میں تمہیں اپنے علاوہ کسی اور کے ساتھ۔

بس ایک بار کہہ دو کہ تم بھی مجھ سے ایسی ہی محبت کرتی ہو پھر میں سب سنبھال لونگا

بس ایک بار کہہ دو۔۔وہ روتے بلکتے کسی ننھے بچے کی طرح فریاد کر رہا تھا۔۔

میں نہیں کر سکتی۔۔اس نے اپنا ہاتھ چھڑوا کر کہا۔

مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے۔مجھ سے نہیں ہو گا اگر میں نے اب منع کیا تو بہت بدنامی ہو گی ڈاکٹر باسط کی۔اور میں یہ ہر گز نہیں چاہونگی کہ میری وجہ سے تمہاری فیملی کو کوئی بھی تکلیف ہو۔۔

ہانیہ نے جب انکار کیا تو وہ خود کو روک نہ سکا اور غصے میں اسے وہ کہہ دیا جو اسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔

تم ایک خود غرض لڑکی ہو صرف اپنے بارے میں سوچتی ہو تمہیں لگتا ہے کہ تم جو کرتی ہو وہی ٹھیک ہے۔

بہت مہان بننے کا شوق ہے نہ تمہیں تو بنو تم۔۔ یہ کہہ کر اسنے ہانیہ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔اور پیچھے موڑ گیا۔۔

ہانیہ سسکیاں لے لے کر رونے لگی لیکن اسے کوئی فرق نہ پڑا۔

میں خودغرض نہیں ہوں۔۔۔۔

نہیں ہوں میں خودغرض میرا یقین کرو پلیز وہ ہاتھ جوڑ کر اسے کہہ رہی تھی۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں ایک آنسو بھی برداشت نہیں کرسکتا تھا آج اسے اس طرح روتا دیکھ کر وہ تڑپ اٹھا وہ اس کے قدموں میں گھٹنوں کے بل ہاتھ جوڑ کر التجا کر رہی تھی۔

وہ اس کے پاس آیا اور اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا۔۔

"تم خودغرض ہو اور ایک دن تم خود اس بات کا اعتراف کرو گی"

احد کی یہ بات سن کر اسنے اپنے آنسو صاف کیے اور اس سے کہا کہ۔۔

اگر تمہیں یہی لگتا ہے تو پھر ٹھیک ہے اب میں کچھ نہیں کہونگی لیکن اگر تم میں ہمت ہے تو پھر جاؤ اور سب کچھ بتادو اپنے بھائی کو۔۔

میں سب بتاونگا بھائی کو اور تم دیکھنا بھائی میری بات ضرور مانے گے کیونکہ وہ یہ شادی

صرف تم سے ھمدردی میں کررہے ہیں۔

وہ روتے ہوئے بھی مسکرا کر اسے کہہ رہا تھا۔۔

ہانیہ یہ سن کر رونے لگی تو احد نے کہا اب رونا بند کرو سب ٹھیک ہو جائیگا۔

میں ابھی بھائی سے بات کرونگا۔

کچھ ٹھیک نہیں ہوگا۔۔وہ رو کر بولی

کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔

ڈاکٹر باسط مجھ سے شادی ھمدردی میں نہیں کررہے بلکہ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔

باسط ہانیہ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے احد کے روم تک آ پہنچا روم کے اندر سے اسے کچھ آوازیں سنائی دی تو اسنے اپنے قدم روم کی جانب بڑھائے اور جیسے ہے روم کا دروازہ کھولا تو وہاں ہانیہ موجود تھی اور

احد کو پہلے ہی کسی کے اندر آنے کی آہٹ محسوس ہوگئی تھی تو اسلیے وہ فوراً پردے کے پیچھے چھپ گیا۔۔

ہانیہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ باسط نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

م می میں ڈریس ٹھیک کرنے آئی تھی وہ خفگی سے بولی۔۔

باسط نے اسکی ڈریس کو گھورا تو اس میں اب بھی جوس کے داغ موجود تھے۔

تمہاری ڈریس تو واقعی خراب ہو گئی ہے؟

تم باتھ روم میں اسے صاف کر لو میں جب تک یہاں ویٹ کر رہا ہوں۔

ہانیہ اپنی ڈریس صاف کرنے چلی گئی اور احداب بھی پردے کے پیچھے چھپا تھا۔

جب ہانیہ واپس آئی تو باسط نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔

ہانیہ میں بہت خوش ہوں کہ تم نے اس شادی کے لئے ہاں کر دی۔۔

ہانیہ اسکی بات پر بہت زیادہ گھبرا گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ احدا سے کسی اور کے قریب نہیں دیکھ سکتا۔۔

باسط نے جب ہانیہ پر غور کیا تو اسے اندازہ ہوا کہ ہانیہ اسکی بات پر کچھ خاص توجہ نہیں دے رہی تو اسنے اپنی بات کاٹتے ہوئے کہا کہ۔۔

اب ہمیں چلنا چاہیے باہر سب ہمارا ویٹ کر رہے ہونگے اور وہ دونوں روم سے باہر آگ ئے..

احد یہ سب برداشت نہیں کر پا رہا تھا اسکی سانسیں تیز چلنے لگی۔

وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتا تھا اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو اسنے بیڈ پر پڑے تکیے کو اٹھایا اور اپنے منہ میں دبا کر چیخ چیخ کر رونے لگا۔

اسے لگتا تھا کہ وہ باسط سے بات کر کے یہ شادی رکوا لے گا لیکن اسے کیا خبر تھی کہ باسط بھی ہانیہ سے محبت کرنے لگا ہے۔اب یہ سب جان کر وہ کیسے اپنے بھائی کا دل توڑ سکتا تھا جس نے ہمیشہ ایک باپ کی طرح اسکا خیال رکھا اور اسکی ہر غلطی پر پردہ ڈالا۔۔

****

مہمانوں کے جانے بعد گھر کے سب لوگ ایک ہی جگہ جمع ہو کر آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔

جس پر مسٹر بلال نے اپنی رائے سب کے سامنے رکھی۔۔

میرے خیال میں نکاح دو دن بعد سادگی سے کر لیتے ہیں۔

یہ سن کر گھر کے سب لوگ کافی زیادہ حیران ہوئے۔۔

اتنی جلدی کیوں بابا؟؟ باسط نے سوالیہ نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔

کیونکہ میں تنگ آگیا ہوں لوگوں کے سوالوں کے جواب دے دے کر آخر کب تک ہم سب کو جواب دیتے پھرینگے اسلیے بہتر یہی ہے کہ نکاح جلدی ہو جائے اور ہانیہ کا بھی اکیلے فلیٹ میں رہنا مناسب نہیں۔۔ مسٹر بلال کی بات پر سب نے اتفاق کیا۔

کچھ دیر بعد مسٹر بلال نے باسط سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا کافی رات ہو گئی ہے اب تم ہانیہ کو چھوڑ آؤ۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔ باسط اسے اپنے ساتھ لے گیا۔۔

جناب آپ کو کس بات کا صدمہ لگ گیا ہے؟؟؟

مسٹر بلال احد کو خاموش دیکھ کر بول پڑے۔

۔

کچھ نہیں بس ایسی۔۔ وہ اداس لہجے میں بولا۔

آپ تو ہر وقت میرے بیٹے کو ہی سناتے رہتے ہیں کبھی تعریف بھی کر دیا کریں اور آج احد نے اتنی محنت کی ہے اس لئے اس کا منہ سکھ گیا ہے مسس بلال احد کی تعریفیں کرنے لگی۔۔

ایک دن آپ کے بیٹے نے محنت کر لی تو یہ حال ہو گیا.. مسٹر بلال نے احد کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔

ماما مجھے نیند آرہی ہے میں اپنے روم میں جارہا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ وہاں سے اٹھا تو مسٹر بلال اس کے اس رویے سے کچھ پریشان ہوئے۔۔

یہ احد کو کیا ہوا آج سے پہلے تو اس نے کبھی ایسا نہیں کیا پھر آج اچانک۔۔

ظاہر ہے آپ بار بار اسے بولینگے تو اسے برا تو لگے گا۔۔

لیکن یہ میرے بیٹے کا مزاج نہیں ہے وہ تو کسی بات پر بھی کبھی سیریس نہیں ہوتا۔۔ مسٹر بلال اس کے لئے فکر مند ہوئے.

آپ زیادہ نہیں سوچیں وہ صبح تک ٹھیک ہو جائیگا۔۔

****

کل نکاح ہے اور اتنے سارے کام باقی ہے کیسے ہو گا سب۔

مسس بلال نے صبح سویرے ہی سارے نوکروں کو کاموں میں لگا دیا اور ہاتھ میں پیپر پینسل لئے کاموں کی لسٹ بنانے لگی۔۔

محترمہ آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں سب ہو جائیگا آپ بس اپنی بہو کے ساتھ بے فکری سے شوپنگ کریں اور ان کاموں کے لئے میں اور بیٹے موجود ہیں۔۔

مسٹر بلال نے انکے ہاتھ سے پیپر لیتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ جائیں اور شوپنگ کریں میں نے ڈرائیور سے کہہ دیا ہے وہ باہر آپ کا ویٹ کر رہا ہے۔۔

ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں لیکن آپ سارے کام اچھے سے دیکھ لیجیے گا۔۔

جی جی محترمہ اب آپ جائیں۔۔

شادی کی تیاریاں عروج پر تھی سب گھر کی سجاوٹ میں لگے تھے تب ہی مسٹر بلال نے احد سے کہا۔۔۔۔

احد اتنے کام باقی ہے ایسا کرو یاسر کو بھی بلا لو اگر وہ آجائیگا تو کام میں تھوڑی آسانی ہو

جائے گی۔۔

جی میں کال کرتا ہوں اسے۔۔احد اسے کال کرنے کے لیے اپنے روم میں چلا گیا۔۔

احد کو خاموشی سے کام کرتے دیکھ کر باسط نے مسٹر بلال سے کہا۔

بابا گھر میں شادی ہے لیکن ایک عجیب سی اداسی چھائی ہوئی ہے ایسا لگ ہی نہیں رہا کہ کل نکاح ہے۔

اس گھر کی رونق تو ایک ہی انسان سے ہے۔

ایک وہ ہی تو ہے جو سب کو ہنساتا پھرتا ہے لیکن اب وہ ہی خاموش ہے تو کہاں سے رونق ہو گی اس گھر میں۔۔

جی بابا آپ سہی کہہ رہے ہیں لیکن احد کو ہوا کیا ہے؟؟

کل میں نے اسے ڈانٹا تھا شاید اسی بات سے وہ ناراض ہے۔۔۔

بابا آپ تو اسے روز ڈانٹتے ہیں لیکن وہ کبھی آپ کی بات کو دل سے نہیں لگاتا یقینن بات کچھ اور ہے اور یہ صرف یاسر ہی بتا سکتا ہے کیونکہ احد اپنی ساری باتیں اسی سے شئیر کرتا ہے۔

۔

اگر یاسر آئے تو تم اس بارے میں اس سے ضرور بات کرنا کیونکہ میں اپنے بیٹے کو مزید اس حال میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

یاسر سے کال پے بات کرنے کے بعد وہ اپنے روم سے باہر آ ہی رہا تھا کہ اسکے موبائل پر ایک نئے نمبر سے کال آئی۔۔

اسلام علیکم۔۔احد نے کال ریسیو کرتے ہی سلام کیا۔۔

لیکن وہاں سے کوئی ریپلائی نہ آیا۔

تو اسنے کال کاٹ دیا۔

پھر دوبارہ اس نمبر سے کال آئی تو احد نے غصے میں کہا۔۔

اگر بات نہیں کرنی ہے تو کال کیوں کر رہے ہو۔۔

سوری۔۔۔ تھوڑی خاموشی کے بعد وہاں سے جواب آیا تو وہ آواز کسی لڑکی کی تھی اور احد سمجھ گیا کہ کال پے کوئی اور نہیں بلکہ ہانیہ ہے۔۔

تو تم ہو۔۔۔احد کے لہجے میں نرمی آئی۔

www.neweramagazine.com

کیسے ہو؟؟ہانیہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

سانس چل رہی ہے میری۔۔تو ظاہر ہے ٹھیک ہی ہوں۔اس نے طنز کرتے ہوئے کہا۔۔

ھمم۔۔۔اور کیا سوچا تم نے؟؟

کس بارے میں؟۔۔وہ اس کے سوال پر حیران ہوا۔

تم نے کہا تھا کہ ڈاکٹر باسط کو ہمارے بارے میں سب کچھ بتا دو گے۔۔

بے فکر رہو میں اب ایسا کچھ بھی نہیں کرنے والا کیونکہ میں اپنے بھائی کا دل نہیں توڑ سکتا۔

وہ میرے بھائی ہونے کے ساتھ میرے دوست بھی ہیں اور میں انکی بہت قدر کرتا ہوں اسلیے میں شادی کے باد تم سب سے کہیں دور چلا جاؤنگا۔۔

تم میری وجہ سے سب سے دور جانا چاہتے ہو؟۔وہ روتے ہوئے بولی۔

کیا کروں پہلی بار محبت کی ہے اور تمہیں اپنے علاوہ کسی اور کے ساتھ دیکھنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔

تم میری وجہ سے اپنی فیملی سے دور نہیں جاؤ پلیز۔۔۔تم نہیں جانتے اکیلا پن انسان کو ایک زندہ لاش بنادیتا ہے اور تمہارے پاس تو اتنے خوبصورت رشتے ہیں انکی قدر کرو میری وجہ سے ان سے الگ نہیں ہو۔اسکی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آواز بھرائی ہوئی تھی۔۔

سنو میں ابھی کچھ بھی سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں ہوں اسلیے میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں اور یہ تب ہی ممکن ہے جب میں یہاں سے دور جاؤنگا۔۔۔یہ کہہ کر اسنے کال کاٹ دیا اور اپنا موبائل بیڈ پر پھینکتے ہوئے روم سے باہر نکلا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

****

مسس بلال شوپنگ کر کے بہت تھک چکی تھی شام میں گھر واپس آئی تو باسط نے انکے ہاتھ سے فوراً سارا سامان لیا اور نوکر کو جوس لانے کا کہا۔

ماما آپ ٹھیک تو ہیں؟ باسط نے انکی طبیعت کے بارے میں پوچھا کیونکہ وہ کچھ پریشان نظر آرہی تھی۔

میں بلکل ٹھیک ہوں تم فکر نہیں کرو۔۔

ماما آپ یہ جوس پیئں۔۔اسنے جوس کا گلاس پکڑاتے ہوئے کہا۔۔

وہ کچھ سوچتی ہوئی نظر آرہی تھی تو باسط نے کہا۔

ماما کیا بات ہے آپ اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہیں کوئی بات ہے تو مجھے بتائیں۔۔ باسط نے انکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔

میں ہانیہ کے بارے میں سوچ رہی ہوں اسے دیکھ کر لگتا نہیں ہے کہ وہ اس شادی سے خوش ہے اور آج تو وہ پورے ٹائم میرے ساتھ تھی لیکن مجھے بلکل بھی خوش نظر نہیں آئی وہ۔

ماما بس اتنی سی بات پر آپ پریشان ہو رہی ہے۔

آپ جانتی ہیں کہ ہانیہ اتنے سالوں سے اکیلی رہی ہے اسلیے اسے وقت لگے گا ہمیں سمجھنے میں۔۔وہ مسکراتے ہوئے انہیں سمجھا رہا تھا۔۔

اسلام علیکم۔۔کیسے ہیں آپ سب۔۔؟یاسر گھر کے اندر داخل ہوتے ہی بلند آواز میں بولا۔۔

وعلیکم سلام۔۔جناب کہاں غائب تھے آپ؟

صبح سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں لیکن آپ کی تو کوئی خبر ہی نہیں۔۔ باسط نے یاسر کو دیکھتے ہی شکایتیں شروع کر دی۔۔۔

تم دونوں باتیں کرو میں جب تک فریش ہو جاتی ہوں۔۔

اوکے آنٹی۔۔ یاسر نے ہنس کر کہا۔۔

اور بھائی تیاری کیسی چل رہی ہے شادی کی ؟اسنے باسط کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

بس سب اتنی جلدی میں ہو رہا ہے کہ کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔

ویسے بھائی یہ احد کہاں غائب ہے کہیں نظر نہیں آ رہا؟

وہ کچھ سامان لانے گیا ہے آتا ہی ہو گا۔ جب تک میں تمہیں کمپنی دیتا ہوں۔۔

تھوڑی بات چیت کے بعد باسط نے احد کے بارے میں پوچھا۔۔

یاسر مجھے احد کے بارے میں تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔

جی بھائی بولیں کیا بات ہے۔

احد کل سے بہت اداس نظر آرہا ہے نہ ہنستا ہے اور نہ ہی کسی سے بات کرتا ہے بس کام میں لگا رہتا ہے ایسا کیا ہوا ہے کہ وہ اچانک اتنا خاموش ہوگیا؟

باسط کی بات سن کر یاسر سمجھ گیا کہ احد کیوں ایسا کر رہا ہے اور اب وہ باسط سے نظریں چرانے لگا۔

دیکھو یاسر میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ احد اپنی ہر بات تم سے شئیر کرتا ہے اسلیے مجھ سے کچھ بھی چھپانے کی کوشش نہیں کرنا۔۔ باسط نے تلخ لہجے میں کہا تو یاسر کو اپنا منہ کھولنا ہی پڑا۔۔

بھائی احد کو محبت ہو گئی ہے۔

کیا محبت؟ وہ بھی احد کو۔۔۔ باسط یہ سن کر کافی زیادہ حیران ہوا کیونکہ احد محبت کو لے کر کبھی سیریس نہیں ہوا۔۔

اگر وہ کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے تو ہمیں بتا کیوں نہیں رہا؟ باسط کے سوال پر ایک بار پھر یاسر خاموش ہو گیا۔۔

کون ہے وہ لڑکی جس نے میرے بھائی کا یہ حال کر دیا۔۔ یاسر اب بھی خاموش کھڑا

تھا۔۔میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے جواب دو۔۔

بھائی وہ لڑکی۔۔۔۔۔ہانیہ ہے۔

۔یاسر نے جب ہانیہ کا نام لیا تو باسط کے ہوش ہی اڑ گۓ.

یہ سب کب اور کیسے ہوا؟اور احد نے مجھے کیوں نہیں بتایا اس بارے میں۔۔!؟؟

بھائی احد ہانیہ کو اس وقت سے پسند کرتا ہے جب اس نے اسے پہلی بار دیکھا تھا اور آپ نہیں جانتے کہ احد نے ہانیہ کے لئے کیا کچھ نہیں کیا اور اب وہ آپ کی خوشی کی خاطر چپ بیٹھا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے تمہاری بات سمجھ نہیں آرہی مجھے تفصیل سے بتاؤ سب کچھ۔۔۔

یاسر سے سب کچھ جاننے کے بعد وہ احد کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا کافی وقت گزر گیا اور احد اب تک گھر نہیں پہنچا۔۔

احد کا انتظار کرتے کرتے باسط کی آنکھ لگ گئی۔۔

احد آدھی رات کو گھر واپس لوٹتا ہے اور پوری رات ہانیہ کو یاد کر کے روتا ہے اسے یہ بات اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی کہ کل وہ اس سے دور ہو جائے گی اس پر اسکا کوئی

حق نہیں رہے گا۔۔۔۔

****

باسط صبح سے احد کے روم سے نکلنے کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ رات میں بھی اس سے بات نہیں ہو پائی تھی۔۔۔

باسط سے اب مزید انتظار نہ ہوا اور وہ اسکے روم کی جانب بڑھا وہاں پہنچ کر اس نے دروازے پر دستک دی۔

احد تم اٹھ گئے ہو؟ باسط نے بلند آواز میں کہا۔۔

بھائی میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔

احد نے روم کے اندر سے ہی آواز دی اور دروازہ نہیں کھولا کیونکہ رات بھر رونے سے اسکی آنکھیں کافی سوجھ گئی تھی اس وجہ سے وہ کسی کے سامنے نہیں آرہا تھا۔۔

تم دروازہ تو کھولو مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔ باسط کے مسلسل کہنے پر اسے دروازہ کھولنا ہی پڑا۔۔

دروازہ کھولتے ہی وہ اسکی جانب پشت کیے اپنے بیڈ کی طرف بڑھا۔

کل تم گھر کب آئے؟ باسط نے روم میں داخل ہوتے ہی سوال کیا۔۔

بھائی کل راستے میں میری گاڑی خراب ہو گئی تھی اسلیے مجھے آنے میں لیٹ ہو گیا۔احد اپنے بیڈ کی چادر کو ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔۔

وہ مسلسل باسط سے اپنی نظریں چرانے کی کوشش کر رہا تھا جس پر باسط اسکی جانب بڑھا اور اسکے بازؤں کو پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب موڑا۔

تم رو رہے ہو؟اسکی آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی دیکھ کر اسکے کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔

وہ بھائی کل رات مجھے ٹھیک سے نیند نہیں آئی شاید اسلیے۔وہ اپنی نظریں ادھر ادھر کرتے ہوئے بولا۔۔

ادھر دیکھو میری طرف۔۔باسط نے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا۔

بڑا کون ہے؟میں یا تم۔۔۔؟؟

بھائی آپ بڑے ہیں۔لیکن یہ سوال کرنے کی وجہ؟

جب تم مجھے بڑا مانتے ہو اور سمجھتے بھی ہو تو پھر بڑا پن کا مظاہرہ اکیلے تم نے کیسے کر

لیا۔ باسط نے جب یہ کہا تو اسکی کشادہ پیشانی پر بل پڑے..

بھائی میں سمجھا نہیں آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟

ہانیہ سے کتنی محبت کرتے ہو تم؟

باسط نے احد کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا۔۔

ہانیہ کا نام سنتے ہی اسکی آنکھیں بھر آئی۔۔

اسے روتا دیکھ کر باسط نے فوراً اسے اپنے گلے لگا لیا اور کہا۔۔

میں نے بچپن سے لے کر آج تک تمہاری ہر چھوٹی سی چھوٹی خوشی کا پورا خیال رکھا ہے تمھارے بولنے سے پہلے ہی میں نے ہر وہ چیز تمھارے سامنے لا کر رکھ دی جس کے بارے میں تم نے صرف سوچا تھا تو پھر آج تم نے اتنی بڑی بات مجھ سے کیسے چھپالی

ہاں۔ جواب دو۔۔۔۔

بھائی میں آپ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا اور آپ بھی تو ہانیہ سے محبت کرتے ہیں۔ وہ معصومیت سے بولا۔

یہ سچ ہے کہ میں نے ہانیہ سے محبت کی ہے لیکن تم۔۔۔

تم نے تو اس سے عشق کیا ہے

اگر میں نے اسکا علاج کیا ہے تو اسے ذہنی سکون دینے والے تم ہو اور تم نے تو اس کے لئے وہ سب کیا ہے جو شاید میں کبھی نہ کر سکتا۔

میرے بھائی میں چاہ کر بھی تمہاری برابری نہیں کر سکتا۔۔

بھائی لیکن اب آپ کی شادی ہونے والی ہے اسلیے یہ ساری باتیں اب بے معنی ہے۔۔

شادی ہونے والی ہے۔

ہوئی تو نہیں اور تم یہ بات بخوبی جانتے ہو کہ میں زبردستی کے رشتے نہیں بناتا اسلیے اب جلدی سے تیار ہو جاؤ

شام میں تمہارا اور ہانیہ کا نکاح ہے۔ باسط نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

احد نے یہ سنتے ہی باسط کو کس کے اپنے گلے لگا لیا. آج اسکی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی وہ پاگلوں کی طرح خوشی سے جھوم رہا تھا اسے اس طرح خوش دیکھ کر باسط کی آنکھوں میں آنسو آگ ئے.

بھائی مجھے سنبھالیں کہیں میں خوشی سے پاگل نہ ہو جاؤں۔۔

احد اپنی خوشی کا جشن بعد میں منالینا ابھی فلحال ہانیہ کے پاس جاؤ۔۔

جی بھائی میں ابھی اس کے پاس جاتا ہوں لیکن ماما، بابا کو کون سمجھائیگا.

انکی فکر نہیں کرو میں انھیں سنبھال لونگا۔۔

****

احد تیز رفتاری سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

اسکے ذہن میں صرف ہانیہ کا ہی خیال تھا اور یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ جب اسے پتا چلے گا کہ آج اسکا نکاح میرے ساتھ ہے تو وہ کس طرح ریکٹ کریگی۔۔۔

احد اس فلیٹ کے قریب اپنی گاڑی روکتا ہے جس میں ہانیہ ٹھہری ہوتی ہے۔

وہ جلدی میں اپنی گاڑی سے اترتا ہے اور فلیٹ کی جانب اپنے قدم تیزی میں بڑھاتا ہے۔۔

جب ہانیہ کے روم کے قریب پہنچتا ہے تو یہ دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے کے روم کا دروازہ کھولا ہے۔

جب وہ اندر داخل ہوتا ہے تو ہانیہ فرش پر گری ہوتی ہے اور اس کے ہاتھ سے خون بہہ

رہا ہوتا ہے یہ دیکھ کر وہ گرتے پڑتے ہانیہ کے پاس پہنچتا ہے اور اسے اپنی باہوں میں لے کر چیخ چیخ کر رونے لگتا ہے۔۔

ہانیہ۔۔۔۔وہ زور سے چلایا

اور اس کا چہرا تھپتھپانے لگا۔۔۔

اٹھو۔۔۔۔ہانیہ اپنی آنکھیں کھولو پلیز۔

دیکھو میں آگیا ہوں۔

کہیں نہیں جاؤنگا تمہیں چھوڑ کر ہانیہ۔۔۔۔۔۔

آج وہ بار بار ہانیہ کا نام لے کر اسے کہہ رہا تھا ورنہ وہ اسے پاگل لڑکی کہہ کر ہی پکارتا تھا جس سے وہ خفا ہو جایا کرتی تھی۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے کیونکہ جلدی میں وہ اپنا موبائل کار میں ہی بھول گیا تھا۔اسکی آواز سے فلیٹ کے تمام لوگ وہاں جمع ہو گئے اور باسط کو بھی اسکے دوست نے کال کر کے اس حادثے کی اطلاع دی تو وہ بھاگتے ہوئے وہاں پہنچا اور ان دونوں کو اس حال میں دیکھ کر اس کے پاؤں سے زمین ہی نکل گئی۔۔

بھائی۔۔۔بھائی دیکھیں ہانیہ کو۔۔یہ کچھ بول نہیں رہی ہے آپ چیک کریں اسے۔۔

اسکے لہجے میں بہت درد تھا۔۔

جب باسط نے ہانیہ کی نبض چیک کی تو معلوم ہوا کہ وہ مر چکی ہے۔۔

بھائی کیا ہوا ہے ہانیہ کو۔۔۔؟،

یہ کچھ بول کیوں نہیں رہی۔؟ باسط نے ایک نظر احد کو دیکھ کر اپنا سر جھکا لیا۔

آپ کچھ بول کیوں نہیں رہیں۔۔کیا ہوا ہے ہانیہ کو۔۔احد روتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

ہانیہ اب اس دنیا میں نہیں ہے وہ ہم سب سے بہت دور چلی گئی ہے۔۔باسط کا یہ کہنا تھا کہ احد آپے سے باہر ہو گیا اور باسط کو دھکّا دیتے ہوئے کہا۔۔

یہ کیا بول رہے ہیں آپ۔۔کچھ اندازہ بھی ہے۔

ہانیہ بلکل ٹھیک ہے بس اس کے ہاتھ پر چھوٹی سی چوٹ آئی ہے میں ابھی اسے ڈاکٹر کے پاس لے جاؤنگا اور یہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔

احد سنبھالو خود کو۔۔ہوش میں آؤ۔۔ہانیہ مر چکی ہے۔۔

نہیں۔۔۔۔آپ کو کچھ نہیں پتا ہے آپ پاگلوں کے ڈاکٹر ہیں۔میں ہانیہ کو دوسرے

ڈاکٹر کے پاس لے جا رہا ہوں اور آپ دیکھنا یہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

اسنے ہانیہ کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور لڑ کھڑاتے قدموں کے ساتھ وہ ہوسپٹل کی جانب بڑھا۔۔۔

ہوسپٹل پہنچ کر وہ ڈاکٹرز کو آوازیں دینے لگا اور باسط بھی اس کے ساتھ وہاں موجود تھا اسے سنبھالنے کے لئے۔۔

ڈاکٹر اور نرس بھاگتے ہوئے وہاں آئے اور ہانیہ کو بیڈ پے لیٹایا۔۔

ڈاکٹر نے ہانیہ کو چیک کرنے کے بعد احد کی طرف نظر کیا اور کہا۔۔

"سوری شی اس نو مور "

یہ سنتے ہی اسکا رنگ زرد پڑ گیا اور وہ زمین پر گرنے ہی والا تھا کہ باسط نے فوراً اسے سنبھالا۔۔

ہر وقت مسکرانے والا چہرہ غم اور یاس کی تصویر بن گیا اور اسکے بعد اس نے ایک لفظ نہیں کہا اور نہ ہی اسکی آنکھوں سے دوبارہ آنسو نکلے۔۔۔

****

۳ دن بعد۔۔۔

ہانیہ کے جانے کے بعد احد نے خود کو اپنے کمرے میں قید کر لیا نہ وہ کسی سے بات کرتا اور نہ ہی کسی سے ملنا پسند کرتا۔۔

احد اور کب تک اس طرح اپنے روم میں پڑا رہیگا اسے کہیں کہ آکر ہمارے ساتھ بیٹھے۔ مسٹر بلال اپنی بیگم سے مخاطب ہوئے۔

میں نے اسے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار کہا ہے کہ اپنے روم سے باہر نکلو، سب کے ساتھ بیٹھو لیکن وہ ہے کہ میری کسی بات کا جواب ہی نہیں دیتا۔۔ مسس بلال احد کی اس حرکت سے اداس تھی۔۔

مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ یہ ہمارے گھر میں آخر ہو کیا رہا ہے ایک طرف احد اس حال میں ہے اور دوسری طرف باسط پولیس اسٹیشن کے چکر کاٹ رہا ہے پتا نہیں کب ہانیہ کا کیس ختم ہوگا۔ مسٹر بلال اپنے گھر کے حالات دیکھ کر کافی زیادہ پریشان تھے۔۔

بابا سب ٹھیک ہو جائیگا آپ فکر نہ کریں۔۔ باسط نے گھر میں داخل ہوتے ہی کہا۔۔

لیکن کیسے بیٹا۔۔؟ مسٹر بلال حیران ہوئے

کیونکہ ہانیہ کا کیس کلوس ہو گیا ہے۔

آج جب پولیس نے ہانیہ کے روم کی تلاشی لی تو انہیں وہاں سے ایک لیٹر ملا جس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس نے خودکشی کی ہے۔۔

چلو شکر ہے ایک مسئلہ تو حل ہوا۔۔ یہ سن کر مسٹر بلال نے سکون کی سانس لی۔۔

جی بابا۔۔ لیکن یہ لیٹر احد کے لئے ہے اور مجھے اس تک اسے پہنچانا ہے۔۔

میں آتا ہوں اسے یہ دے کر۔۔

باسط اسے لیٹر دینے کے لئے جب روم میں پہنچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ بیڈ کے قریب نیچے فرش پر بیٹھا کسی خیالوں میں گم ہے۔۔۔

احد تم اس طرح کیوں بیٹھے ہو۔اس نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

باسط نے اس سے بات کرنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اسکے کسی بات کا جواب نہیں دے رہا تھا تو باسط نے اب مزید کچھ کہنا گوارہ نہیں سمجھا اور اس کے ہاتھ میں ہانیہ کا لیٹر تھماتے ہوئے کہا۔۔

یہ ہانیہ نے تمھارے لئے لکھا ہے ہو سکے تو اسے ضرور پڑھنا۔۔

یہ کہہ کر باسط وہاں سے چلا گیا۔۔۔

احد نے اس لیٹر پر نظر ڈالی تو پھر سے وہ منظر اسکی آنکھوں کے سامنے آ گیا۔۔

جب وہ ہانیہ کو اپنی باہوں میں لے کر رو رہا تھا۔۔

اس لیٹر کو کافی دیر تک گھورنے کے بعد اس نے جب وہ لیٹر کھولا تو اس میں لکھا تھا

کہ۔۔۔

"میں جانتی ہوں جب تم یہ لیٹر پڑھ رہے ہو گے تو تمہیں مجھ پر شدید غصہ آ رہا ہو گا اور

تمہارا غصہ جائز بھی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن میں کیا کرتی میرے پاس خودکشی کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا میں تھک چکی

تھی اپنی زندگی سے۔

میری زندگی میں جب بھی خوشیوں نے دستک دی ہے مجھے ایک نئے آزمائش سے

گزرنا پڑا ہے اور اس بار بھی مجھے دو لوگوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا تھا جو میرے

لئے ناقابل قبول تھا۔ میں اس بار پھر سے وہی غلطی نہیں دہرانا چاہتی تھی جو میں نے

تین سال پہلے کی تھی اپنے بابا اور عامر کے درمیان اور مجھے کچھ حاصل نہیں ہوا تھا۔۔

آج مجھے امی کی وہ بات یاد آرہی ہے جو وہ اکثر مجھے کہا کرتی تھی کہ میں ایک منحوس لڑکی ہوں۔میں کسی کو کوئی خوشی نہیں دے سکتی۔۔

وہ بلکل صحیح کہتی تھیں میں واقعی کسی کو کوئی خوشی نہیں دے سکتی۔۔

کل جب تم نے مجھے کال میں کہا کہ تم اپنی فیملی سے دور جانا چاہتے ہو وہ بھی صرف میری وجہ سے تو یہ بات مجھے اندر ہی اندر بے چین کیے جارہی تھی اور چند ہی لمحوں میں یہ بے چینی اتنی بڑھ گئی کہ میں نے خودکشی کا فیصلہ کرلیا۔۔۔

اور اب میں جانے سے پہلے میں ایک سچ تمہیں بتانا چاہتی ہوں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ میں نے بھی تم سے بہت محبت کی ہے۔

جب میں پہلی بار تم سے ملی تھی اور تم نے مجھے تنگ کرنا شروع کیا تھا تو تمہاری انہی حرکتوں سے میں خوش ہو جایا کرتی تھی مجھے تمھارے وجود سے ذہنی سکون ملتا تھا لیکن تمہارے سامنے کبھی یہ ظاہر نہیں کیا کیونکہ تمہاری طرح مجھ میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اپنی بات کسی کے سامنے رکھ سکوں اسلیے آج جاتے ہوئے میں تمہاری اس بات کو بھی مانتی ہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی کہ

"تم ایک خود غرض لڑکی ہوں اور ایک دن تم خود اس بات کا اعتراف کروگی"

لو آج میں اس بات کا اعتراف کرتی ہوں کہ میں ایک خود غرض لڑکی ہوں۔۔۔۔۔۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔"

احد نے لیٹر پڑھنے کے بعد اسے دو ٹکڑوں میں پھاڑ دیا اور شدید غصے میں لیٹر کو دیکھ کر

کہنے لگا۔۔

تم ہمیشہ سے ہی خود غرض تھی اسلیے ہر بار تم نے وہی کیا جو تمہیں ٹھیک لگا۔

اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تم جیسی خود غرض لڑکی کے لئے آنسو بہاؤنگا۔

بلکل نہیں۔۔

میں نے تم سے اتنی محبت نہیں کی ہو گی ہانیہ جتنی اب میں تم سے نفرت کرنے والا

ہوں آج کے بعد مجھے تم سے اور تمھارے نام سے نفرت ہے۔۔

یہ کہہ کر اسنے وہ لیٹر پھینک دیا۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے پیارے ریڈرز۔

اسلام علیکم

ناول کے اختتام پر آپ سب یہ سوچ رہے ہونگے کہ

یہ کیسی اینڈنگ ہے۔

لڑکی کو ہی مار دیا..

تو میں آپ کو بتادوں اس ناول کا نام "خود غرض "اس لئے ہی رکھا تھا کیونکہ یہ ایک ایسی لڑکی کی کہانی ہے جس نے اپنی زندگی کے تین سال ایک پاگل خانے میں گزار دیے اور بچپن سے ہی ماں کی محبت کے لئے ترستی رہی اور اکیلے پن نے اسکے دماغ پر گہرا اثر ڈالا اور اسے لگنے لگا کہ وہ جو کر رہی ہے وہ سہی ہے اسکے فیصلے سے سامنے والے کا بھلا ہو گا اور ہر بار کی طرح اس بار بھی اسنے اپنے دل کی سنی اور ایک ایسا قدم اٹھایا جس نے احد کی زندگی کو بدل کر رکھ دیا۔

آپ سب نے احد کے کردار کو بہت پسند کیا ہے۔تو اس کے ساتھ برا کیسے ہو سکتا تھا۔

اسلیے اب آپ کے لئے میں لا رہی ہوں سیزن ۲ جس میں آپ احد کا ایک نیا روپ

دیکھیں گے اور بہت سے راز سیزن ۲ میں بھی کھلیں گے۔

رومانس اور کامیڈی سے بھرپور "خود غرض ۲" بہت جلد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********''''''''

اس ناول کا مقصد آپ سب کو ایک میسج دینا تھا کہ جب بھی آپ کسی کو خاموش، اداس یا غمگیں دیکھیں تو خدارا اس سے بات کریں اسکی خاموشی کا مذاق نہ اڑائیں

ہو سکتا ہے کہ وہ خاموش رہ کر اندر ہی اندر خود سے لڑ رہا ہو۔۔

اس ناول میں آپ نے دیکھا کہ ہانیہ اتنے سالوں سے غلط فہمیوں کا شکار تھی اگر احد اور باسط اس سے بات نہیں کرتے تو وہ اسی غلط فہمی کے ساتھ ایک دن دنیا سے چلی جاتی۔۔

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews